ہفت روزہ
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان
انٹرنیشنل
جلد نمبر ۱۱ شمارہ نمبر ۱۱

ختم نبوۃ

KHATME NUBUWWAT

(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

"میں بار بار سوچنے لگا کہ یہ لوگ ہم پر غالب آرہے ہیں جبکہ ہم تعداد کے لحاظ سے بھی ان پر فوقیت رکھتے ہیں اور عسکری قوت کے لحاظ سے بھی برتر ہیں یقیناً کوئی بڑی طاقت ہے جو انکی مدد کر رہی ہے اور یہی وہ مرحلہ تھا جہاں پہنچ کر میں شک میں پڑ گیا"

سوویت فوج کے جنرل ناطولی اندریوچ کے دائرہ اسلام میں داخل ہونیکے بعد تاثرات

کراچی میں بجلی کے شدید بحران کا ذمہ دار واپڈا کا ایک سینیئر قادیانی افسر تو نہیں؟

جامعہ ملیہ دھلی کے فساد کی جڑ قادیانی وائس چانسلر

جس کے تقرر پر سنجیدہ افراد نے جامعہ کی تباہی کی پیش گوئی کر دی تھی اور بالآخر ایسا ہی ہوا۔

ضلع متھرا یوپی میں قادیانی مربیوں کا مناظرین اسلام کے ہاتھوں مرمت

پانچ قادیانیوں کا قبول اسلام

قادیانی مبلغین سے

علماء اسلام کی فتح مبین

کھامنی متھرا میں

تاریخی مناظرہ

● قادیانی مبلغین کی ذلت آمیز شکست اور فرار ● پانچ قادیانیوں کا مجمع عام میں قادیانیت سے توبہ اور قبول اسلام کا اعلان

کھامنی کے قادیانیوں کی طرف سے مناظرے کے تحریری چیلنج میں موضع کھامنی (متھرا) میں مورخہ ۱۱ شوال ۱۴۱۲ھ مطابق ۱۵ اپریل ۱۹۹۲ء بوقت دس بجے دن مسلمانوں اور قادیانیوں کے درمیان اولاً مرزا غلام احمد قادیانی کے کیریکٹر اور ثانیاً دیگر مسائل پر علماء اسلام سے مناظرہ طے ہوا تھا۔ نیز یہ کہ جس فریق کے ترجمان میدان مناظرہ میں نہیں آئیں گے ان کی کھلی شکست مانی جائے گی۔ بحمد اللہ! مرکزی دفتر کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت کے ناظم حضرت مولانا قاری محمد عثمان صاحب مدظلہ کے زیر اہتمام گیارہ علماء کرام پر مشتمل ایک وفد مورخہ ۱۳ اپریل ۱۹۹۲ء کو مدرسہ کاشف العلوم منوہر پورہ متھرا پہنچ گیا۔ ۱۴ اپریل بروز منگل کو متعدد قادیانی مبلغین بھی مختلف مقامات سے موضع کھامنی میں پہنچ گئے۔

آتو گئے مگر! مناظرہ کی تو کیا بحث کرتے۔ مجمع عام میں اپنے چہرے تک بھی دکھانے کو تیار نہ ہوئے۔ حتیٰ کہ علاقہ کے با اثر مسلم اور غیر مسلم افراد کے اصرار اور ہر قسم کی حفاظت کے پختہ عہد و پیمان کے باوجود قادیانی مبلغین نے میدان مناظرہ سے بھاگنے ہی میں اپنی عافیت سمجھی اور نہایت ہی بے ہودہ اور لچر بہانوں کا سہارا لیا۔

انجام کیا ہوا ! وقت مقررہ سے ایک گھنٹہ پہلے علماء اسلام و پاسبان حریم ختم نبوت و نوجوانان ملت ہزاروں کی تعداد میں بمقام مناظرہ موضع کھامنی میں پہنچے۔ مرزا اور اس کے مبلغین کی اصل کتابیں اسٹیج پر پیش کیں اور ان کی روشنی میں مجمع عام کے روبرو قادیانیت کے بانی مسیلمۂ پنجاب مرزا غلام احمد قادیانی کے کیریکٹر کی دھجیاں اڑا کر اس کے جھوٹے دعاوی کی پول کھول دی اور روز روشن کی طرح واضح کر دیا کہ قادیانی گروہ دجالوں کذابوں اور مرتدین کا گروہ ہے ان کا مذہب اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ تمام مسلمانوں نے ان سے اظہار نفرت کر کے عہد کیا کہ اپنے پورے علاقہ کو قادیانیت کی نجاست سے ہمیشہ پاک و صاف رکھیں گے۔ پھر حسب وعدہ قادیانیوں کی شکست فاش کا اعلان کیا گیا اور پانچ آدمیوں نے قادیانیت سے تائب ہو کر مجمع عام کے سامنے دوبارہ اسلام قبول کیا۔ اور انتہائی مسرت و خوشی میں ایک دوسرے سے بغل گیر ہوئے۔

الحمد للہ! اس طرح علماء حق کی فتح مبین سے قادیانیوں کو شکست فاش کا منہ دیکھنا پڑا۔ اور تمام لوگوں نے عموماً مسلمانوں نے خصوصاً زبردست خوشی کا اظہار کیا۔

! اسمائے گرامی مناظرین اسلام !

● قاطع مرزائیت شیر کنگ حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحب مہتمم مدرسہ اسلامیہ سوکر اکنگ

● سیف ختم نبوت جانشین امام اہل سنت حضرت مولانا عبد العلیم فاروقی صاحب مہتمم دار المبلغین لکھنؤ

● رد قادیانی مرزائیت حضرت مولانا مفتی محمود حسن صاحب بلند شہری استاذ دار العلوم دیوبند

● مناظر اسلام حضرت مولانا محمد یامین صاحب مظفر نگری مبلغ دار العلوم دیوبند

● مبلغ اسلام حضرت مولانا محمد عمر خان صاحب بہرائچی مبلغ دار العلوم دیوبند

● داعی اسلام حضرت مولانا شاہ عالم صاحب مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت دار العلوم دیوبند

● ترجمان اسلام حضرت مولانا محمد یوسف صاحب امروہی استاذ عربی جامعہ اسلامیہ جامع مسجد امروہہ

● حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب ناظم مجلس تحفظ ختم نبوت و استاذ مدرسہ افضل العلوم تاج گنج آگرہ

● حضرت مولانا جمیل احمد صاحب خطیب مسجد پنجابی بازار کوسی کلاں

● حضرت مولانا محمد قاسم صاحب میواتی مہتمم دار العلوم محمدیہ میل کھیڑلا راجستھان

● حضرت مولانا علاء الدین صاحب استاذ مدرسہ ضیاء العلوم باتھیا

اس موقع پر مجلس تحفظ ختم نبوت شاخ متھرا کی تشکیل بھی عمل میں آئی تاکہ پورے علاقہ میں قادیانیوں کی ریشہ دوانیوں پر مسلسل نظر رکھی جا سکے۔ اور بروقت ان کا تعاقب کیا جا سکے۔

اراکین مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع متھرا

سرپرست: حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مہتمم دار العلوم دیوبند

صدر: حضرت مولانا جمیل احمد صاحب خطیب مسجد پنجابی بازار کوسی کلاں

نائبین: حضرت مولانا ناصر خان صاحب استاذ مدرسہ کاشف العلوم متھرا، حضرت مولانا [illegible]

ناظم: حضرت مولانا علاء الدین صاحب استاذ مدرسہ ضیاء العلوم باتھیا

نائبین: مفتی محمد یوسف صاحب کوسی کلاں و نائب مفتی شہر متھرا

خزانچی: جناب زاہد حسین صاحب عرف چھینا نائب، جناب محمد ایوب صاحب

معاونین خصوصی

● جناب حاجی محمد عثمان صاحب، جناب وکیل اکرم صاحب، جناب حافظ محمد حنیف صاحب، جناب سلطان احمد صاحب، جناب بھیا اشتاق احمد صاحب، جناب محمد صادق صاحب، جناب محمد یونس، جناب حاجی سلیمان صاحب، جناب بھیا یقین الدین قریشی، جناب بھیا مقیم الدین صاحب، جناب محمد حنیف صاحب امام عیدگاہ

قادیانیت سے تائب ہونے والوں کے نام

عبد الغنی صاحب، محمد شریف صاحب، محمد شفیع صاحب، محمد علی صاحب، نور محمد صاحب۔

نوٹ: اس مناظرے کی تفصیلی رپورٹ مورخہ یکم مئی ۱۹۹۲ء کو آئینہ دار العلوم کے شمارہ نمبر ۷ میں ملاحظہ فرمائیں۔

شائع کردہ: کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دار العلوم دیوبند و اراکین مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع متھرا۔ یوپی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوت

KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

جلد نمبر ۱۱ | ۱۳ تا ۱۹ صفر المظفر ۱۴۱۳ھ مطابق ۱۴ تا ۲۰ اگست ۱۹۹۲ء | شمارہ نمبر ۱۱

مدیر مسئول : عبدالرحمن باوا

اس شمارے میں

۱۔ ماضی مستقبل امیر تاریخی ـــــــ ۲
۲۔ صراط مستقیم (نظم) ـــــــ ۴
۳۔ کراچی میں بجلی کا بحران (اداریہ) ـــــــ ۵
۴۔ عملی زندگی خاتم النبیین کی روشنی میں ـــــــ ۷
۵۔ روسی جنرل اناطولی اندریوچ ـــــــ ۹
۶۔ وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا ـــــــ ۱۱
۷۔ پریس کانفرنس ـــــــ ۱۳
۸۔ جامعہ ملیہ دہلی بھارت کا بحران ـــــــ ۱۴
۹۔ مسئلہ حیات مسیح اور مرزا قادیانی ـــــــ ۱۴
۱۰۔ اخبار ختم نبوت ـــــــ ۱۹
۱۱۔ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی کا ایک اہم اجلاس ـــــــ ۱۹
۱۲۔ شناختی کارڈ کے مسئلہ پر ایک پرامن جلوس ـــــــ ۲۰
۱۳۔ سندھ کی خراب صورت حال ـــــــ ۲۰
۱۴۔ گورنر پنجاب کے نام کھلا خط ـــــــ ۲۱
۱۵۔ محکمہ اوقاف اور قادیانی ـــــــ ۲۱
۱۶۔ صحابہ کرامؓ کے ایمان افروز واقعات ـــــــ ۲۳

سرپرست
شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

نگران اعلیٰ
مولانا محمد یوسف لدھیانوی

معاون مدیر
مولانا منظور احمد الحسینی

سرکولیشن منیجر
محمد انور

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

رابطہ دفتر
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۷۴۴۰۰ پاکستان
فون نمبر: 7780337

LONDON OFFICE:
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PH: 071-737-8199

چندہ اندرون ملک
سالانہ ـــــــ ۱۵۰ روپے
ششماہی ـــــــ ۷۵ روپے
سہ ماہی ـــــــ ۴۵ روپے
فی پرچہ ـــــــ ۳ روپے

چندہ بیرون ملک
غیر ممالک سالانہ بذریعہ ڈاک ۳۵ ڈالر
چیک / ڈرافٹ بنام "ویکلی ختم نبوت"
الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ
اکاؤنٹ نمبر ۲۶۳ کراچی پاکستان ارسال کریں

ایڈیٹر و پبلشر: عبدالرحمن باوا — طابع: سید شاہد حسن — مطبع: ... پرنٹنگ پریس ... کراچی

صراط مستقیم

مصطفیٰؐ نے جو دکھایا راستہ
ہر صحابیؓ آپؐ کا جس پر چلا

ذکر ہے جس راہ کا قرآن میں
اور چلے ہیں جس پہ سارے انبیاءؑ

جس کو کہتے ہیں صراط مستقیم
جس کو کہتے ہیں خدا کا راستہ

جس سے جھکتا ہے ابلیس لعین
مومنوں کو روز و شب صبح و مسا

جس پہ چلتے آ رہے ہیں آج تک
انبیاؑ و اولیاؒ و اتقیاء

جس پہ صدیقؓ و عمرؓ عثمانؓ چلے
اور چلے جس پر علیؓ مرتضیٰ

ہے فقط وہ اک صراط مستقیم
کامیابی کا وہی ہے راستہ

فاتحہ میں ذکر ہے جس راہ کا
کرتے ہیں جس کی نمازوں میں دعا

آج لیکن دوستو چاروں طرف
دیکھتے ہیں جال راہوں کا بچھا

اتنی راہوں میں و لیکن ایک ہے
خلد تک جس کا پہنچتا ہے سرا

چل پڑا اس راہ پر جو خوش نصیب
اپنے رب سے خیریت سے جا ملا

شاہد مقصود اس نے پا لیا
ہو گیا جس کا صحابی مقتدے

اہل سنت والجماعت ہیں اسی
راہ حق پر گامزن صبح و مسا

دین ہے اللہ کی راہ ہدے
جس پہ چاہے فضل فرمادے خدا

آج ایسے ہیں بہت بدبخت لوگ
جن پہ کچھ باقی نہیں شرم و حیا

وہ ابوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ کی
کرتے ہیں توہین اکثر برملا

اور کچھ ایسے بھی ہیں بے راہ رو
ہے نبی جن کا زمانے سے جدا

قادیاں میں جن کا ہے بیت العتیق
جن کا حج ربوہ میں ہوتا ہے ادا

یاد رکھو یہ وہی گمراہ ہیں
جن کا مسکن ہے جہنم کا گڑھا

یا خدا اپنے خصوصی فضل سے
سب غلط راہوں سے امت کو بچا

حضرت سرور میواتی لاہور

کراچی میں بجلی کا بحران ــــ کیا قادیانی سازش تو نہیں

کراچی اس وقت شدید ترین گرمی کی لپیٹ میں ہے لیکن اس کے ساتھ ہی بجلی کا شدید ترین بحران بھی ہے۔ بریکیں ڈاؤن ہو رہی ہیں چوبیس چوبیس گھنٹے بجلی بند رہتی ہے۔ بجلی کے بحران کی وجہ سے عوام پینے کے پانی سے ترس گئے ہیں۔ مساجد ویران ہو رہی ہیں اس لئے کہ وضو کے لئے پانی نہیں ہے بجلی کے بحران کی وجہ سے ایسے واقعات بھی ہو چکے ہیں کہ عوام بجلی کے کارپردازوں کے خلاف سڑکوں پر نکل آئے۔ جلوس نکالے اور مظاہرے کیے۔ ٹائر جلا کر ٹریفک جام کی لیکن بجلی والوں کو عوام کے اس کرب اور بے چینی کا قطعاً احساس نہیں ہے۔

پہلے بھی اگرچہ گرمی کے موسم میں بجلی کا بحران پیدا ہوتا رہتا تھا لیکن اس مرتبہ جو تکلیف دہ صورت حال ہے وہ پہلے کبھی نہیں تھی۔ جو لوگ کئی منزلہ فلیٹوں میں رہتے ہیں وہ کچھ زیادہ ہی پریشانی میں مبتلا ہیں۔ اخبارات اور سیاسی تنظیمیں بیانات کے ذریعے اپنی تشویش کا اظہار کرتی رہتی ہیں وفاقی وزیر جناب جام یوسف نے تو اس صورت حال سے تنگ آکر یا عوام کی پریشانی کا احساس کرتے ہوئے یہ بیان بھی دیا کہ اگر بجلی بحران دور نہ کیا گیا تو بجلی کا نظام بھی فوج کے حوالے کر دیا جائے گا۔ اس سلسلہ میں خبر آئی تھی لیکن آثار نظر نہیں آتے۔

اس بیان کے بعد بجلی حکام کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگی لیکن جام یوسف صاحب نے بھی اس سلسلہ میں وعدے کے مطابق کوئی قدم نہیں اٹھایا۔ اگر بجلی کا نظام فوج کے حوالے کر دیا جائے تو ہمیں امید ہے کہ حالات سدھر جائیں گے بجلی کا بحران دور ہو جائے گا۔ عوام کا اضطراب اور پریشانی ختم ہو جائے گی لیکن محسوس ایسا ہوتا ہے کہ بجلی حکام نے جام یوسف کو جُل دے دیا ہے اور وہ ان کی باتوں پر اعتبار کر گئے ہیں۔

ہماری اطلاع کے مطابق اس وقت کراچی واپڈا کا نظام جس شخص کے ہاتھ میں ہے یعنی جو واپڈا کا سب سے بڑا افسر ہے وہ قادیانی ہے اور قادیانی اگر آگ سے سرخ توے پر بیٹھ کر یہ یقین دلائیں کہ ہم محب وطن ہیں۔ امن پسند ہیں۔ پاکستان کے خیر خواہ ہیں۔ تخریب کار اور دہشت گرد نہیں تو حکومت ان کی باتوں پہ اعتبار کرے تو کرے ہم ان کی باتوں پر اعتبار نہیں کر سکتے اس لئے کہ پاکستان دشمنی ان کے ایمان کا جزو اور حصہ ہے۔ وہ اپنے کذاب نبی مرزا قادیانی کی گول مول پیشگوئیوں کو ہر حال میں پورا کرنا چاہتے ہیں مرزا قادیانی نے اپنے کو آریوں کا بادشاہ لکھا اس پر ایک شخص نے مرزا محمود سے سوال کیا وہ سوال اور جواب یہ ہے :-

> ا۔ ایک صاحب نے پاکستان کے متعلق سوال کیا کہ اس بارہ میں حضور (مرزا محمود قادیانی) کا کیا خیال ہے ؟ حضور (مرزا محمود) نے فرمایا۔ میں اصولی طور پر اس کا قائل نہیں۔ میں سمجھتا ہوں خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود (غلام احمد قادیانی) کو ہندوستان میں اس لئے پیدا کیا ہے تا کہ سارا ہندوستان اسلام کے جھنڈے کے نیچے آجائے اور وہ احمدیت کی ترقی کے لئے ایک عظیم الشان بنیاد کا کام دے۔ حضرت مسیح موعود۔ (مرزا غلام احمد قادیانی) کا ایک الہام ہے "آریوں کا بادشاہ" تذکرہ صفحہ ۲۸۴ اگر ہم آریوں کو الگ کر دیں اور مسلمانوں کو الگ تو حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کا یہ الہام کس طرح پورا ہو سکتا ہے۔ پس ضروری ہے کہ ہندوستان کے سب لوگ متحد رہیں۔ اگر ہندوستان نے الگ الگ ٹکڑوں میں تقسیم ہو جانا تو حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) پاکستان کے بادشاہ کہلاتے۔ آریوں کے بادشاہ نہ کہلاتے۔ پس بے شک مسلمان زور لگاتے رہیں

جس مادی قسم کا پاکستان وہ چاہتے ہیں، وہ کبھی نہیں بن سکتا۔"

(روزنامہ الفضل، قادیان مورخہ ۸ جون ۱۹۴۳ء)

جب مرزائیوں کی مرضی اور منشاء کے خلاف پاکستان بن گیا تو پھر مرزا محمود نے یوں پینترا بدلا اور ذیل کی پیش گوئی کی۔

۲۔" میں (مرزا محمود) قبل ازیں بتا چکا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی مشیت ہندوستان کو اکٹھا رکھنا چاہتی ہے۔ لیکن قوموں کی غیر معمولی منافرت کی وجہ سے عارضی طور پر الگ بھی کرنا پڑا تو یہ اور بات ہے۔ بسا اوقات عضو ماؤف کو ڈاکٹر کاٹ دینے کا مشورہ دیتے ہیں۔ لیکن یہ خوشی سے نہیں ہوتا بلکہ مجبوری اور معذوری کے عالم میں اور صرف اس وقت جب اس کے بغیر چارہ نہ ہو۔ اور اگر پھر یہ معلوم ہو جائے کہ اس ماؤف عضو کی جگہ نیا لگ سکتا ہے تو کون جاہل انسان اس کے لئے کوشش نہیں کرے گا۔ اس طرح ہندوستان کی تقسیم پر اگر ہم رضامند ہوئے ہیں تو خوشی سے نہیں بلکہ مجبوری سے۔ اور پھر یہ کوشش کریں گے کہ کسی نہ کسی طرح جلد متحد ہو جائے۔

(روزنامہ الفضل قادیان مورخہ ۱۶ مئی ۱۹۴۷ء)

پاکستان کے خلاف مرزا قادیانی کے نام نہاد الہام سچا ثابت کرنے کے لئے انہوں نے جو حربے استعمال کیے ان میں سے ایک کا ذکر پاکستان کے ایک سابق چیف جسٹس منیر نے قادیانیوں کی پاکستان دشمنی کو بڑے اچھے انداز میں واضح کیا ہے جسٹس مذکور ریڈکلف ایوارڈ کا ذکر کرتے ہوئے ضلع گورداسپور کے متعلق انکشاف کرتے ہیں:۔

گورداسپور کے سلسلے میں میں ایک انتہائی افسوس ناک واقعہ کا ذکر کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ یہ بات کبھی میری سمجھ میں نہیں آئی کہ آخر احمدیوں نے ایک علیحدہ عرضداشت کیوں پیش کی۔ اس علیحدہ نمائندگی کی ضرورت صرف اس وجہ سے پیدا ہو سکتی تھی۔ کہ احمدی حضرات مسلم لیگ کے موقف سے متفق نہ تھے اور یہ بات خود اپنی جگہ بڑی افسوسناک تھی۔ ممکن ہے ان کی نیت یہ ہو کہ مسلم لیگ کا مقدمہ مضبوط کیا جائے۔ لیکن انہوں نے شکرگڑھ کے مختلف حصوں کے بارے میں جو اعداد و شمار پیش کئے۔ ان سے الٹا یہ ثابت ہو گیا کہ دریائے بین اور دریائے بسنتر کے درمیانی علاقے میں غیر مسلم آبادی کی اکثریت ہے۔ اس طرح انہوں نے یہ دلیل فراہم کر دی کہ اگر دریائے اوجھ اور دریائے بسنتر کا دوآبہ بھارت کو دے دیا جائے تو بین بسنتر دوآبہ اپنے آپ بھارت کا حصہ بن جائے گا۔ بہرکیف یہ علاقہ ہمارے پاس رہا۔ مگر احمدیوں نے جو موقف اختیار کیا وہ گورداسپور کے معاملے میں ہمارے لئے کافی پریشانی کا موجب بن گیا۔"

(روزنامہ پاکستان ٹائمز ۲۴ جون ۱۹۶۴ء)

مذکورہ حوالہ جات میں مرزا محمود کے اس بیان پر غور کریں کہ اگر ہم ہندوستان کی تقسیم پہ رضامند ہوئے تو خوشی سے نہیں اور پھر یہ کوشش کریں گے کہ جلد متحد ہو جائے۔ اس سے یہ بات واضح ہو گئی کہ:۔

۱۔ قادیانی مرزا محمود کی پیش گوئی کے مطابق قیام پاکستان پر راضی نہیں اگر راضی ہیں تو بامر مجبوری۔

۲۔ دوسرے یہ کہ ہم کوشش کریں گے کہ یہ جلد متحد ہو جائے۔

جہاں تک مرزا محمود کے اس جملہ کا تعلق ہے کہ "ہم کوشش کریں گے کہ یہ جلد متحد ہو جائے ہم یہی سمجھتے ہیں بلکہ اس کا صاف اور واضح مطلب یہی ہے کہ وہ ملک میں ایسے حالات پیدا کرنے کی کوشش کریں جن سے عوام میں انتشار اور بدامنی کی فضا پیدا ہو۔ اس وقت بجلی کے بحران کی وجہ سے عوام سڑکوں پر آنے پر مجبور ہو گئے ہیں لیکن بحران کو دور کرنے کی کوئی کوشش نہیں کی جا رہی اس لئے نہیں کی جا رہی کہ کراچی واپڈا کا سربراہ قادیانی ہے جو اپنے پیشوا مرزا محمود کی پیش گوئی کو پورا کرنے کے لئے بحران پیدا کر رہا ہے تاکہ ملک میں عدم استحکام پیدا ہو۔ حکومت کو چاہئے کہ وہ اس قادیانی کو جس کے دور میں بجلی کا بحران زیادہ ہی شدت اختیار کر گیا ہے فوراً برطرف کیا جائے بلکہ جس محکمے میں بھی کوئی قادیانی اہم پوسٹ پر متعین ہے اسے بھی ہٹایا جائے ورنہ صرف ایک بجلی کا ہی نہیں نا معلوم کتنے بحران پیدا کیے جائیں گے۔

عابدہ ریاض

عملی زندگی فرمودات خاتم النبیین ﷺ کی روشنی میں

۱۔ خاموشی | حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے خاموشی اختیار کی اس نے نجات حاصل کر لی۔" (ترمذی)

۲۔ متانت و وقار | حضرت سہیل بن ساعدیؓ سے روایت ہے کہ" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کاموں کو متانت اور اطمینان سے انجام دینا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور جلدبازی کرنا شیطان کی طرف سے ہے (ترمذی)

۳۔ سنجیدگی | حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ بردباری، سکون اور سنجیدگی کو پسند کرتا ہے (مسلم)

۴۔ شفقت واحترام | حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اپنے چھوٹوں پر رحم نہ کھائے، بڑوں کی تعظیم نہ کرے، نیکی کا حکم نہ دے اور برائی سے منع نہ کرے۔ وہ ہم سے نہیں ہے۔ (ترمذی)

۵۔ صدقہ | ابو ذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تمہارا اپنے بھائی کی خوشی کی خاطر مسکرا دینا صدقہ ہے۔ کوئی نیک بات کہہ دینا بھی صدقہ ہے۔ کسی کو بری بات سے روک دینا بھی صدقہ ہے۔ کسی کو راستہ بتا دینا بھی صدقہ ہے۔ راستے سے ٹکاوٹ کا ہٹا دینا بھی صدقہ ہے۔ اور اپنے ڈول سے اپنے بھائی کے ڈول میں پانی ڈال دینا بھی صدقہ ہے۔ (ترمذی)

۶۔ سخاوت | حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے تم دوسروں پر خرچ کرتے رہو۔ میں تم پر خرچ کرتا رہوں گا۔ (بخاری)

۷۔ طہارت | حضرت ابو مالک اشعریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ طہارت و پاکیزگی ایمان کا نصف حصہ ہے۔ (مسلم)

۸۔ چھ باتیں | حضرت عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم چھ باتوں کی ضمانت دو۔ میں تمہارے لئے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ بات کرو تو سچ بولو۔ وعدہ کرو تو پورا کرو۔ جب کوئی امانت تمہارے سپرد ہو تو ٹھیک ٹھاک ادا کرو۔ اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرو۔ اپنی نگاہوں کو نیچا رکھو۔ اپنے ہاتھوں کو کسی کو ستانے اور کسی کا مال حرام لینے سے روکو (مسند احمد)

۹۔ اخوت | حضرت نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم مؤمنین کو آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ رحم کرنے میں، محبت کرنے میں ایک دوسرے پر مہربانی کرنے میں ایک جسم کے مانند پاؤ گے جس طرح ایک عضو کو تکلیف ہونے پر تمام بدن جاگ کر مدافعت کرتا ہے۔ (متفق علیہ)

۱۰۔ محبت | حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم جنت میں ہرگز داخل نہیں ہو سکتے۔ حتیٰ کہ ایمان لاؤ۔ اور تم ہرگز ایمان پر قائم نہیں رہ سکتے جب تک کہ ایک دوسرے کے ساتھ محبت نہ کرو۔ (مسلم)

ناپسندیدہ اخلاق

۱۔ شرک | حضرت ابو درداؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر گناہ کو بخش دے مگر اس شخص کے گناہ کو نہیں بخشا جائے گا۔ جو حالت شرک میں مرے یا کسی مسلمان کو جان سے مار ڈالے۔ (ابو داؤد)

۲۔ منافقت | حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منافق کی تین نشانیاں بتائیں۔ جب بات کرے تو جھوٹ بولے۔ جب وعدہ کرے تو پورا نہ کرے۔ جب اس کے سپرد کوئی امانت کی جائے تو خیانت کرے۔ (ابوداؤد)

۳۔ قتل مسلم | حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک مسلمان کو گالی دینا فسق ہے۔ اور اُسے قتل کرنا کفر ہے۔

۴۔ شتم | حضرت عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور اُسے قتل کرنا کفر ہے۔

۵۔ زنا اور شراب | حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے زنا کیا یا شراب پی۔ اللہ تعالیٰ اس کا ایمان اس طرح سے نکال لیتا ہے جیسے انسان اپنی قمیص سر کی طرف سے اتار لیتا ہے (مستدرک حاکم)

۶۔ مسکرات اور لہو ولعب | حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب پینے، جوا کھیلنے اور نرد و شطرنج اور نقارہ و بربط سے منع کیا ہے اور فرمایا کہ ہر نشہ لانے والی چیز حرام ہے (ابوداؤد)

۷۔ خیانت نظر | حضرت جریر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ اچانک پڑ جانے والی نگاہ کے بارے میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اپنی نگاہ پھیر لو۔ (مسلم)

۸۔ سود | حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے۔ سود لینے والے اور دینے والے کے گواہوں پر اور فرمایا وہ سب برابر ہیں گناہ میں۔ (مسلم)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سود کے گناہ کے ستر حصے ہیں۔ جس کا ایک معمولی حصہ یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی ماں سے جماع کرلے۔

۹۔ ریاء | حضرت شداد بن اوسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے دکھاوے کے لئے نماز پڑھی۔ اُس نے شرک کیا۔ جس نے دکھاوے کے لئے روزہ رکھا۔ اُس نے شرک کیا۔ جس نے دکھاوے کیلئے صدقہ وخیرات کیا۔ اس نے شرک کیا۔

۱۰۔ غیبت | حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ غیبت زنا سے بھی زیادہ شدید اور سنگین ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ وہ کس طرح۔ فرمایا آدمی زنا کرتا ہے تو صرف توبہ کرنے سے اس کی مغفرت ہوسکتی ہے مگر غیبت کرنے والے کو جب تک وہ شخص معاف نہ کردے۔ جس کی اُس نے غیبت کی ہے۔ اس کی مغفرت نہ ہوگی۔ (شعب الایمان)

۱۱۔ غیبت کیا ہے؟ | حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم جانتے ہو غیبت کیا ہے؟۔ فرمایا تمہارا اپنے بھائی کی ایسی بات کرنا جو اسے ناگوار ہو۔ کہا گیا اگر ہمارے بھائی میں واقعی وہ بات موجود ہو تو پھر؟ فرمایا اگر واقعی وہ بات اس میں پائی جاتی ہے تو تم نے اس کی غیبت کی۔ اور اگر نہیں پائی تو تم نے اُس پر بہتان لگایا۔ (مسلم)

۱۲۔ چغل خوری | حضرت حذیفہؓ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپؐ فرماتے ہیں۔ چغل خور آدمی جنت میں نہ جاسکے گا۔

۱۳۔ غصہ | حضرت بہز بن حکیمؒ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غصہ ایمان کو ایسا خراب کردیتا ہے جیسے ایلوا شہد کو خراب کردیتا ہے۔ (بخاری)

۱۴۔ جھوٹ | حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ زبان کے ثمرات (جھوٹ اور غیبت وغیرہ) لوگوں کو منہ کے بل جہنم میں گراتے ہیں۔ (ترمذی)

۱۵۔ دُورخاپن | حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم قیامت کے دن سب سے زیادہ برے حال میں اُس آدمی کو پاؤ گے۔ جو کچھ لوگوں کے پاس جاتا ہے۔ تو اس کا رُخ اور ہوتا ہے اور دوسرے کے پاس جاتا ہے تو اور ہوتا ہے۔ (بخاری)

۱۶۔ درشت کلامی | حضرت حارثہ بن وہب سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سخت کلام اور درشت مزاج آدمی جنت میں نہ جاسکے گا۔ (ابوداؤد)

۱۷۔ فحش گوئی اور بدکلامی | حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن لعن طعن کرنے والا فحش گو اور بدکلام نہیں ہوتا۔ (ترمذی)

۱۸۔ خیانت | حضرت عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دھاگہ اور سوئی تک ادا کرو۔ اور خیانت سے بچو۔ اس لئے کہ خیانت قیامت کے دن رسوائی وندامت کا موجب ہوگی۔ (مشکوٰۃ)

۱۹۔ رشوت | حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رشوت لینے اور دینے والے دونوں پر لعنت فرمائی ہے۔

۲۰۔ حسد | حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حسد سے بچو۔ حسد آدمی کی نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑی کو۔

۲۱۔ تکبر | حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کے دل میں ذرہ برابر بھی تکبر ہوگا۔ وہ جنت میں داخل نہ ہوسکے گا۔ (مسلم)

...ظلم | حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مسلمان وہ ہے جس کی زبان درازیوں سے مسلمان محفوظ رہیں۔

۲۳۔ اعانت ظلم | حضرت اوس بن شرجیلؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کسی ظالم کی مدد کے لئے اور اس کا ساتھ دینے کے لئے چلا اس دوران وہ جانتا تھا کہ یہ ظالم ہے وہ اسلام سے خارج ہوگیا۔ (شعب الایمان)

۲۴۔ جھوٹی قسم | حضرت اشعث بن قیسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی کا مال جھوٹی قسم کھا کر مار ڈالے گا وہ اللہ کے سامنے کوڑھی ہو کر پیش ہوگا۔ (ابوداؤد)

۲۵۔ شماتت | حضرت واثلہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ تم اپنے کسی بھائی کی مصیبت پر خوش نہ ہو۔ ہوسکتا ہے کہ اللہ اُسے مصیبت سے نجات دے اور تم کو مبتلا کردے۔ (ترمذی)

بقیہ : جامعہ ملیہ کا بحران

ملیہ اسلامیہ کے بحران کے سلسلے میں انتظامیہ اور طلباء دونوں کو یکساں مورد الزام ٹھہرایا ہے اور ظالم اور مظلوم فریق کو ایک ہی خانہ میں رکھنے کی کوشش کی ہے۔ تاہم امید ہے کہ طلباء جامعہ اور پوری امت مسلمہ کی طاقتور جمہوری آواز اس اخبار کو اپنا رویہ مکمل طور سے تبدیل کرنے پر مجبور کردے گی۔

ARFI JEWELLERS عارفی جیولرز
FOR CREATION OF ATTRACTIVE
JEWELLERY PH 6645236
ممتاز زیورات ـ منفرد ڈیزائن
A Perfect Setting for a perfect Woman
Where trust is a Tradition.
ARFI JEWELLERS
34.MUHAMMADI SHOPING CENTRE
BLOCK-G-HAIDRY NORTH NAZIMABAD KARACHI PAKISTAN

ڈاکٹر محمد نیاز احمد

جنرل اناطولی اندریوچ سے موذن مسجد "علی" تک

"اناطولی اندریوچ" ایک روسی فوجی جنرل کا روسی نام تھا۔ یہ روسی نام اب ایک عربی اسلامی نام سے بدل گیا ہے نیا اسلامی نام "علی" ہے کیونکہ یہ سابق روسی فوجی جنرل حلقہ بگوش اسلام ہو چکا ہے۔ اس نے اپنی روسی فوجی وردی اتار پھینکی وہ اپنی بیش قرار تنخواہ سے دستبردار ہو گیا۔ اس نے دیگر مراعات کی جو اسے حاصل تھیں پرواہ نہیں کی وہ قازقستان کے مسلم معاشرہ میں اچانک نمودار ہوا اور اسی معاشرہ میں ضم ہو گیا۔ اب وہ بڑی یکسوئی اور طمانیت قلبی کے ساتھ ایک نئی مشغولیت اختیار کر چکا ہے۔

کیا آپ سننا چاہیں گے کہ نومسلم "علی" کی نئی مشغولیت کیا ہے؟ اس کی نئی مشغولیت یہ ہے کہ ایک مسجد میں پانچ وقت اذان پکارنا۔ تاکہ خدا کے مخلص بندے وقت پر مسجد کا رخ کریں اور ٹھیک اللہ کے حکم کے مطابق اعتراف بندگی کے لیے صف آراء ہوں۔

بے شک یہ وہی مشغولیت جس کو ہمارے اسلامی جمہوریہ پاکستان کا مسلم معاشرہ کوئی خاص اہمیت نہیں دیتا۔ لیکن یہ سابق روسی فوجی جنرل اس مشغولیت کو بڑی اہمیت دیتا ہے۔ وہ اپنے سب کاموں پر اسی کام کو فوقیت دیتا ہے روس ان دنوں دنیا کا دوسرا سپر پاور کہلاتا تھا جب نومسلم "علی" کی شخصیت "جنرل اناطولی" کے نام سے معروف تھی مگر اس کے دل میں ایمان کا نور داخل ہوا اور اس نے خدائے واحد کو پوری کائنات کا اصل اور تنہا سپر پاور تسلیم کر لیا تو روس جیسی سپر پاور اسے انتہائی "حقیر" نظر آیا۔

آج کل قازقستان کی جس مسجد میں سابق روسی فوجی جنرل پانچوں وقت کی پابندی وقت کے ساتھ اذان کی صدا بلند کرتا ہے وہ قازقستان کے دارالحکومت "الما آتا" کی مسجد کہلاتی ہے۔ اور یقیناً اب اس مسجد کو ایک یادگار تاریخی مسجد کی حیثیت

> میں بار بار سوچنے لگا کہ یہ لوگ ہم پر غالب آ رہے ہیں جب کہ ہم تعداد کے لحاظ سے بھی ان پر فوقیت رکھتے ہیں اور عسکری قوت کے لحاظ سے بھی برتر ہیں یقیناً کوئی بڑی طاقت ہے جو ان کی مدد کر رہی ہے اور یہی وہ مرحلہ تھا جہاں پہنچ کر میں شک میں پڑا۔

حاصل ہو گئی ہے۔

عربی ہفت روزہ "المسلمون" کے خصوصی نامہ نگار نے "علی" سے ایک انٹرویو لیا جو "المسلمون" کے شمارہ ۱۸، اکتوبر میں شائع ہوا ہے۔ اس کا ترجمہ قارئین کے لیے حسب ذیل ہے

"علی" سے علی الصباح انٹرویو کا ایک پروگرام طے تھا۔ فجر کی نماز باجماعت کے لیے جب علی کی زمزمہ و دلگداز آواز فضا میں بلند ہوئی تو ہمارے دلوں میں یہ احساس جاگ اٹھا کہ وہ نومسلم ہے اور ہمیں اسلام کی دولت ورثے میں ملی ہے۔ ہمارے ساتھی رہنما مراد نے تو وہ اثر قبول کیا کہ رو پڑے رہنما مراد عالمی اسلامی مجلس امداد و تعاون کے اعزازی رکن ہیں وہ ریڈیو کیمرہ اٹھائے ہوئے تھے انہوں نے جلدی سے اس خوش نصیب موذن کی متحرک تصویر محفوظ کر لی۔

ہم نماز باجماعت کے بعد مسجد ہی میں بیٹھے رہے وہاں نمازیوں کی ایک تعداد ابھی موجود رہی اور اسی ہجوم غفیر میں مسجد "الما آتا" کے موذن جناب علی کا چہرہ نمودار ہوا جن کا ماضی اسلام کے ساتھ ان کی بدسلوکیوں کی ایک طویل تاریخ رکھتا ہے جی ہاں! یہ طویل تاریخ تمام تر اسلام دشمنی کی کارروائیوں پر مشتمل ہے۔

س: آپ نے میدان جنگ میں کیا محسوس کیا؟

کوئی خاص بات نہیں۔ مجھے کوئی تکلیف نہیں تھی۔ بس یہ ہے کہ میں نے اپنی فوج کو حکم دیا کہ روسی زبان بولنے والے قیدی مجاہدین کو حاضر کیا جائے۔ ان کی تعداد کچھ کم نہیں تھی جب وہ حاضر ہو گئے تو میں نے دیکھا وہ لوگ صرف جنگجو ہی نہیں تھے بلکہ اسلام کے داعی بھی تھے یہ لوگ روسی جوانوں کو اسلام کی دعوت دیتے تھے۔ ان میں سے بعض نے مجھے اسلام کی دعوت دی اور میں نے زندگی میں پہلی بار اس دعوت میں دلچسپی محسوس کی پھر میں ان کے ساتھ گھنٹوں گزارنے لگا پھر ان کے ساتھ جاکے بیٹھنے لگا میں ان کی باتیں سنتا ان کی باتوں میں سیدھے سیدھے اور صاف اسلام کی دعوت ہوتی تھی میرا دل ان کی باتوں سے متاثر ہوا ایک اندرونی تحریک سی ہوئی جب میں ان کی ایک بات سنتا تو پھر دوسری بات کی کرید ہوتی۔ میں ان کی زیادہ سے زیادہ باتیں سننے پر راغب ہوا پھر جب میں اکیلا ہوتا تو ان کی باتوں پر غور کرتا۔ اس طرح میری تمام تر حالت تغیر پذیر ہوتی گئی میں نے اپنے اندرون میں ایک رقت کی کیفیت محسوس کی۔

میں سوویت فوجی قوانین کے مطابق چھٹیوں پر ماسکو چلا گیا تاکہ اپنی بیوی اور بچوں سے ملاقات کر سکوں اس موقع پر یہ خیال بھی تھا کہ انہیں اپنے تازہ تغیرات و احساسات سے آگاہ کروں گا۔ چنانچہ ماسکو پہنچ کر میں نے انہیں اپنے احساسات سے مطلع کیا میں نے وہاں مسلم داعیان اسلام سے باتیں کیں اور ان سے ان خیالات پر بحث کی جو میرے دماغ میں چکر لگا رہے تھے۔ ان لوگوں نے میری باتوں کو دلچسپی سے سن کر ان کا جواب بھی دیا۔ اگرچہ میری بات کا کچھ زیادہ جواب ملا۔ اس وقت میرے جذبات یہ تھے کہ مجھے مسلمانوں

کے خلاف اپنے احساسات کو عملی شکل دینے کا ایک سنہری موقع ہاتھ آیا تھا۔ مستزاد یہ کہ میں ان مجاہدین کے خلاف نفرت و کراہت رکھتا تھا۔ میں نے اس موقع پر دیکھا کہ مجاہدین بڑی دلیری کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ غاروں اور پہاڑوں میں زندگی بسر کرنا جانتے ہیں گدھوں کو نقل و حمل اور سواری کے کام میں لاتے ہیں۔ مسلمانوں کے بارے میں یہی میرا عمومی مشاہدہ تھا۔ اس مشاہدے میں کوئی عجیب و غریب بات نہ تھی کیونکہ یہی بات ہمیں سوویت یونین میں بھی بتائی جاتی تھی آہنی مرد کے لیے آسان نہیں تھی کیونکہ میں ایک فوجی آدمی ٹھہرا اسی لیے لوگ مجھ سے بات کرتے ڈرتے بھی تھے۔ پھر چھٹیوں کا دوسرا موقع آیا اس موقع پر میں "الما آتا" پہنچا۔ لوگوں نے مجھے شیخ محمد حسین کے پاس بھیج دیا انہوں نے فوراً محسوس کر لیا کہ کچھ شکوک و شبہات ایسے ہیں جو میرے دل میں پرورش پا رہے ہیں۔ انہوں نے میرے ہر اس سوال کا خیر مقدم کیا جو میں نے ان کے سامنے پیش کیا انہوں نے بہت سے سوالوں کے جواب حاصل کرنے کے لیے کتابوں سے بھی میری مدد کی۔ اور ایک صبح میں خواب سے بیدار ہوا تو میرا دل اس یقین سے لبریز تھا کہ جو ایک عرصے سے میری متاع گمشدہ کی حیثیت رکھتا تھا میں بالآخر اس نتیجے پر پہنچا کہ دین تو بس "اسلام" ہے میں نے اس کا اعلان کر دیا میرے جتنے ساتھی مجھ سے ملے میں نے ان پہ اس کا اظہار کر دیا۔

علی کو اس بات کی بڑی خوشی تھی کہ ہم آج ان سے مخاطب ہیں۔ سعودی عرب سے تعلق رکھتے ہیں۔ انہوں نے بے حد گرمجوشی کے ساتھ ہمیں خوش آمدید کہا مگر ساتھ ہی آبدیدہ ہو کر بولے "اب تو میری واحد آرزو ہے کہ مجھ پہ اللہ تعالیٰ کا کرم ہو۔ میں بیت حرام کی زیارت کو جاؤں اور وہاں غلاف کعبہ سے لپٹ کر اللہ تعالیٰ سے مغفرت اور رحمت کی درخواست کروں"۔ اس موقع پر علی کا رونا دیکھ کر سارے حاضرین رو پڑے

میں نے کہا "سبحان اللہ! کیا یہی وہ جنرل ہے جو پورے دو سال تک افغان مجاہدین سے برسرپیکار رہا اور جس کے ہاتھوں بکثرت مجاہدین مرتبہ شہادت پر فائز ہوئے۔

اس موقع پر محترم موذن کے لیے میری ترجمانی کا فریضہ شیخ محمد حسین نے انجام دیا۔

میری بات سن کر سابق جنرل کی آنکھوں سے آنسوؤں کی دھار مزید تیز ہو گئی۔

آخر کار یہ ہوا کہ میری افواج بھاگ کھڑی ہوئیں حالانکہ جانبین میں عسکری طاقت کا کوئی توازن ہی نہیں تھا مگر ہماری افواج موت کے ڈر سے پہاڑ کے دامن میں پناہ لینے لگیں

اس نے جواب دیا "بے شک آپ کی اس بات سے میرا پورا وجود لرز رہا ہے۔ مگر جنگ و پیکار کا یہی تجربہ ہے جس نے ایمان و یقین کی طرف میری رہنمائی کی ہے۔ بلاشبہ میں اسلام کا دشمن تھا۔ بڑے بڑے منکرین خدا کی صف میں شامل تھا میرا ایک ہی مذہب و عقیدہ تھا "لینن ازم" مگر اب میرا مذہب تبدیل ہو چکا ہے۔ یہ تبدیلیاں ان ہی دو برسوں کے بعد ہوئی جن

روسی سابق جنرل نے کہا، ہم نے دیکھا کہ مجاہدین موت سے نہیں ڈرتے ہم گولوں کی برسات کرتے وہ اس برسات کو اپنی آنکھوں سے دیکھتے اور اس کی کوئی پرواہ نہیں کرتے تھے وہ آگے بڑھتے اور آگے بڑھنے میں باہم مسابقت کرتے تھے۔

کو میں نے سرزمین جلال آباد میں گزارا۔ تب میری شخصیت ایک اور ہی شخصیت بن گئی میری نئی شخصیت اس پرانی شخصیت سے قطعاً مختلف ہے جس کو سوویت روس کی افواج میں میرے دیگر جنرل ساتھی جانتے پہچانتے تھے۔"

میں نے پوچھا۔ "کیا آپ روسی ہیں؟"

جواب ملا "ہاں لیکن میری جائے پیدائش آذر بائیجان کا شہر باکو ہے۔ میں نے یونیورسٹی جانے سے پہلے کی تعلیمات اسی شہر کے اسکولوں اور کالجوں میں حاصل کیں میں ابتداء ہی سے جنون کی حد تک خدا کا منکر تھا۔ اسلام کے خلاف شدید تعصب میں مبتلا تھا۔ اسکول میں میرے ساتھ مسلمان طلبہ بھی ہوتے تھے میں ان سے شدید نفرت کرتا تھا۔ اگرچہ میں اپنی نسل اور خاندان کے لحاظ سے عیسائی تھا لیکن حقیقت یہ ہے کہ کسی بھی دین و مذہب پر کبھی ایمان نہیں رکھتا تھا میں ان طلبہ پر ہنستا تھا جو غیبی امور پر گفتگو کرتے تھے میں ان سے پوچھتا کس طرح آدمی کسی غیر موجود شے پر یقین رکھتا ہے؟ اور کیونکر ایک آدمی مٹی میں مل جانے کے بعد پھر زندہ کیا جائے گا اور اٹھایا جائے گا تاکہ اللہ تعالیٰ اس کا حساب لے اور اسے جنت اور دوزخ میں داخل کرے۔۔۔؟

میں نے بات کاٹتے ہوئے کہا "کیا گفتگو اور بحث و مکالمہ کے دوران آپ کو ان سوالات کے جوابات نہیں ملتے تھے تاکہ آپ کو یقین آتا؟"

سابق جنرل نے جواب دیا "ان دنوں مجھے یقین کی تلاش ہی نہیں تھی میں اپنے ان خیالات و افکار کی صحت پر شک ہی نہیں کرتا تھا جو مجھے حاصل تھے میں تو بس مسلمانوں سے دشمنی کرنے اور ان کا مذاق اڑانے سے سروکار رکھتا تھا۔ اور اسی طرز عمل پر مطمئن تھا پھر میں نے فوج میں داخلہ لیا اور ترقی کی منزلیں طے کیں تو مجھے جلال آباد بھیج دیا گیا جہاں علاقہ قندھار میں مجھے روسی افواج کا سربراہ بنا دیا گیا روسی افواج کا ہدف اس علاقے میں افغان مجاہدین کا صفایا کرنا تھا"

انہوں نے مجھے نصیحتیں کیں۔ مجھے اپنے طرز عمل سے روکنے کی کوشش کی لیکن میں ان کی نصیحتیں سننے کا روادار نہیں ہوا۔

میرا دل ایمان سے لبریز ہو چکا تھا۔ میرے ہر بن مو سے دین حق کی صدا بلند ہوتی تھی۔ میں فوراً شیخ محمد حسین کے پاس دین اسلام قبول کرنے کی اطلاع دینے گیا اور ان سے دینی احکام معلوم کیے وہ بے حد خوش ہوئے اور انہوں نے نعرہ تکبیر بلند کیا۔ اور یہی حال مفتی "رابنگ تیبانباتی" کا ہوا ان حالات میں بہت سے فرط مسرت سے رو پڑے!

"کیا قبول اسلام کے بعد آپ کو کچھ مشکلات کا سامنا کرنا پڑا؟"

علی نے جن کا چہرہ نور اسلام سے چمک رہا تھا جواب دیا "یہ مشکلات متوقع تھیں ایسی مشکلات انسانی اجتماعی اور عملی زندگی کا جزو ہوتی ہیں مگر ان مشکلات کی اس سعادت ایمان کے آگے کوئی حیثیت نہیں جو مجھے حاصل ہوئی میرے لیے یہ کافی ہے کہ میں زندگی میں پہلی بار امن و اطمینان سے بہرہ ور ہوا۔ میں اس حقیقت کا ادراک کر سکا کہ جہاں بھی میں

باقی صفحہ ۱۹ پر

وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا
خاتم النبیینؐ بحیثیت رحمۃ للعالمینؐ

سید شمس الاسلام کاظمی

یوں تو انبیاء کرامؑ آتے ہی رہے سب جگہ آئے۔ بڑی کٹھن گھڑیوں میں آئے لیکن آخری نبیؐ آئے تو تشنگی دور ہو گئی۔ انسانیت کے ذہنوں کی زمین زرخیز ہو گئی وہ سورج کی طرح طلوع ہوئے چمکے اور چمکتے ہی چلے گئے بڑھے تو بڑھتے ہی چلے گئے چڑھے اور چڑھتے ہی چلے گئے۔

لقب۔ رحمت اللعالمین

سرورِ کونین کو لقب کسی شخص یا قوم نے نہیں دیا۔ بلکہ خدائے ذوالجلال نے خود قرآن مجید میں اس لقب سے نوازا۔ اور پھر یہ لقب اُن کی ذات کا مظہر بن گیا ..... لقب کسی ایسی صفت کی بنا پر ملتا ہے جو باقی تمام صفات پر حاوی اور غالب ہو جیسے کوئی کلیم اللہ کہلایا کوئی خلیل اللہ کہلایا اور کوئی ذبیح اللہ کہلایا۔ یہ سب القاب کسی نہ کسی امتیازی خوبی کا اظہار کرتے ہیں۔ اگر ہم صفاتِ نبویؐ پر نظر ڈالیں تو ایک صفت، باقی تمام صفات پر غالب نظر آتی ہے ہر طرف رحمت ہی رحمت، شفقت، ہمدردی ہی ہمدردی، پیار ہی پیار، محبت ہی محبت، خلوص ہی خلوص اور الفت ہی الفت مطلق نظر آتی ہے اسی لیے رب دو جہاں نے فرمایا اے محبوب ہم آپ کو ایک ایسا لقب عطا کرنے والے ہیں جو آپ کے تاجِ نبوت میں نگینے کی طرح چمکتا فرمایا کہ آپ جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجے گئے ہیں .... رحمت حیاتِ نبویؐ کے ہر پہلو سے ہر باب سے، ہر طرف سے چمکتی دمکتی اور ترقی کی آخری حد تک کو چھوتی نظر آتی ہے۔ اور یہ رحمت صرف مسلمانوں کے لیے نہیں بلکہ غیر مسلم کے لئے بھی، صرف انسان کے لئے ہی نہیں بلکہ چرند پرند کے لئے بھی .... یکساں ......

رحمت کا عکس، یہ روشنی، یہ تجلیاں بکھیرتی نظر آتی ہیں یہ پرتو، یہ عکس، یہ روشنی، یہ تجلیاں کس کی ہیں؟ حیوان نما انسان کو مکمل انسان بنانے کون آیا؟ جہانوں کی قسمت بدلنے کون آیا؟ .... بی بی آمنہ کے جگر گوشے ہیں عبداللہ کے دُرِّ یتیم ہیں۔ قریش کے گھرانے کے چشم و چراغ ہیں۔ نبی آخر الزمان ہیں اور .... رحمت للعالمینؐ ہیں .... لاکھوں درود و سلام۔

رحمت للعالمینؐ ..... وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا۔

حسنِ سلوک کا مرقع سیرت و صورت کی انتہائی بلندیوں کی آخری حد تک خطابت و عبادت میں بے مثال معلّم اور تربیت میں معلّم دنیا۔ سرداری میں سردار دو جہاں، حاکمی میں حاکم مشرقین و مغربین، رحمت میں رحمت دو سرا ..... خصوصیاتِ عالیہ کی طویل فہرست قلم جواب دے گیا۔ ذہن خاموش، نظریں حیران دل پشیمان زندگی پریشان .... کیا کیا لکھوں! ..... صراطِ مستقیم پر چلنے کی دعوت دینے کے لئے آئے امن عالم اور بہبودی انسانیت کا راستہ ....

عظیم اخلاق کا معیار!

رسولِ اکرمؐ نہایت نرم خو، اور خوش اخلاق تھے چہرہ مبارک پر نظر پڑتے ہی لطف و شفقت کا پرتو نظر آتا ہے ...... گفتگو پُر وقار اور متانت سے بھرپور ایک ایک جملہ ٹھہر ٹھہر کر ...... ادا کرتے، سمجھاتے تو بہت ہی نرمی سے، کسی کی دل شکنی نہ فرماتے، سواری پر جا رہے ہوتے تو پیدل چلنے والوں کو سوار کرا کر خود اتر جاتے .... ایک صحابیؓ کہتے ہیں کہ میں نخلستان میں چلا جاتا اور ڈھیلے مار مار کر کھجوریں گراتا۔ لوگ مجھے پکڑ کر خدمتِ اقدس میں لے گئے آپؐ نے مجھے نرمی سے سمجھایا کہ زمین پر گری ہوئی کھجوریں کھا لیا کرو، ڈھیلے نہ مارا کرو۔ پھر میرے سر پر پیار سے ہاتھ پھیرا اور دعا دی۔

ایک مرتبہ حالتِ قحط میں ایک صاحب نے کسی کے باغ سے کھجور کے خوشے توڑ کر کھائے اور کچھ کپڑے میں باندھ لیے۔ مالک نے انہیں پکڑ لیا اور خدمتِ عالیہ میں شکایت کی آپؐ نے نہایت شفقت کے ساتھ اُسے سمجھایا اور اپنے پاس سے ساٹھ صاع غلہ بھی دیا۔

مجلس نبویؐ میں اگر بیٹھنے کی جگہ کم پڑ جاتی تو آپؐ اپنی چادر بچھا دیتے۔ سلام میں پہل کرتے۔ کبھی غیر مہذب

لفظ آپؐ کی زبان مبارک سے دنکلتا عرض وہ حسن سلوک کا معیار تھے۔ خود مالک ارض و سماء نے اپنے کلام میں فرمایا

اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ

ترجمہ:۔ اے محمدؐ! ہم نے تمہیں عظیم اخلاق پر فائز کیا۔۔

رحمت و شفقت کا رنگ ہر جگہ جھلکتا ہوا نظر آتا ہے بچوں کی محفل ہو۔ غلاموں سے بات چیت کر رہے ہوں غریبوں سے ملاقات ہو حکمرانوں سے رابطہ ہو۔۔۔۔۔۔۔۔ اپنوں سے ملاپ ہو یا غیروں سے، دوستوں کا معاملہ یا دشمنوں کا، رحمت کا سورج ہر جگہ ضوفشانیاں کرتا نظر آتا ہے۔

بچوں پر رحمت!

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم بچوں پر خاص نظرِ رحمت فرماتے عید کے روز ایک یتیم بچے کو اپنا بنانے کا واقعہ دہرانے کی ضرورت نہیں ہر کوئی اس سے واقف ہے یہ بچوں پر رحمت نبویؐ کی زندہ مثال ہے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ دوسری طرف کم سن نواسے اپنے نانا کے کندھوں پر سوار عظیم سواری کا مزا لوٹ رہے ہیں بچوں کو بلا کر اپنی سواری پر بٹھا لیتے راستے میں ملنے پر سلام میں پہل کرتے۔۔۔۔۔۔۔۔ رحمت کا یہ رنگ بھی الوکھا تھا۔ اس رنگ میں ایک تربیت تھی ایک پیغام تھا۔

ایک مرتبہ ایک غریب عورت اپنی دو بچیوں سمیت حضرت عائشہؓ سے ملنے آئی۔ حضرت عائشہؓ کے پاس اتفاقاً کوئی چیز پیش کرنے کے لئے نہ تھی۔ سوائے ایک کھجور وہی پیش کر دی۔ تو اس عورت نے اس کے دو ٹکڑے کیے اور دونوں بچیوں کو دے دیئے۔۔۔۔۔ حضرت عائشہؓ نے یہ بات آنحضرتؐ کو بتائی تو آپؐ نے فرمایا۔۔۔۔۔ "جس کے دل میں خدا، اولاد کی محبت ڈالے اور وہ اس محبت کا حق ادا کرے، تو وہ دوزخ کی آگ سے محفوظ رہے گا۔۔۔"

آپؐ کی رحمت صرف مسلمان بچوں کے لئے ہی خاص نہ تھی بلکہ غیر مسلم بچے بھی یکساں مستفید ہوتے۔۔۔۔۔ ایک دفعہ ایک غزوے میں چند بچے بلا ارادہ قتل ہو گئے آپؐ کو علم ہوا تو بہت غم کیا۔۔۔۔۔۔۔۔ کسی نے کہا یا رسول اللہ وہ مشرکین کے بچے تھے "تو آپ نے فرمایا۔ مشرکین کے بچے بھی تم سے بہتر تھے خبردار بچوں کو قتل نہ کرو۔ خبردار بچوں کو قتل نہ کرو، ہر بچہ فطرت اسلامیہ پر پیدا ہوتا ہے"۔

آپؐ کی حیات طیبہ کا مطالعہ کریں تو آپؐ کی رحمت کا دامن بچوں کیلئے بہت وسیع نظر آتا ہے۔ نہ کبھی جھڑکا، نہ کبھی خفا ہوتے۔ محبت و شفقت کی میٹھی ٹافیاں دیکر تربیت جیسا مشکل کارنامہ نہایت آسانی کے ساتھ رحمت اللعالمین سرانجام دے گئے۔۔۔ (سُبحان اللہ)

غلاموں پر رحمت

حضرت ابوذر غفاریؓ روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا۔۔۔۔۔۔۔ "وہ تمہارے غلام تمہارے بھائی ہیں۔ انہیں وہی کھلاؤ جو خود کھاؤ۔ انہیں وہی پہناؤ جو خود پہنو" اس حکم کے بعد ابوذرؓ نے اپنے غلام کو ہمیشہ اپنا بھائی خیال کیا اور ویسا ہی برتاؤ کیا۔

رحمت نبویؐ کا ایک رنگ یہ بھی ہے کہ غلاموں کے لئے لفظ "غلام" بھی ناگوار تھا۔ غلام اور لونڈی کو میرا بچہ اور میری بچی۔۔۔ کہہ کر پکارنے کا حکم دیا آپؐ اپنے غلاموں کو آزاد فرما دیتے آزاد کر دینے کے بعد ان کی سرپرستی بھی فرماتے زید بن حارثہؓ ایک غلام کے روپ سے بیٹے کا روپ اختیار کر جاتے ہیں سابقہ کے بیٹے اسامہؓ سے انتہائی محبت، ایک غلام کے بیٹے سے پیار۔۔۔۔۔ فتح مکہ کے وقت آپؐ کے حلیف ہیں۔۔۔۔۔۔ حیات نبویؐ کی آخری وصیت بھی انہی غلاموں اور لونڈیوں کے بارے میں ہے فرمایا کہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ "غلاموں اور لونڈیوں کے معاملے سے ڈرتے رہنا" ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہؐ غلاموں کا قصور کتنی بار معاف کر دوں! "آپؐ خاموش رہے۔ جب تیسری بار پوچھا تو فرمایا۔۔۔۔۔ "ہر روز ستر دفعہ" غلاموں پر رحمت نبویؐ یوں برستی ہے کہ انہیں اسلام کے دائرے میں داخل ہوتے ہی بھائیوں اور بہنوں کا درجہ مل جاتا ہے۔ زندگی کی روش بدل جاتی ہے غلامانہ زندگی سے نکل کر موذن رسولؐ بن جاتا ہے دوسری طرف بیٹوں کی صف میں شامل ہو جاتا ہے یہاں غلاموں پر رحمت رسولؐ، رم جھم رم جھم برس رہی ہے۔

غریبوں پر رحمت!

غریبوں پر رحمت کا یہ حال کہ خدا سے دعا فرماتے ہیں "اے خدا! مجھے مسکین ہی زندہ رکھ۔ مسکین ہی اٹھا اور مسکینوں ہی کے ساتھ میرا حشر کر۔" حضرت عائشہؓ نے وجہ پوچھی تو فرمایا "اس لئے کہ مساکین امیروں سے پہلے جنت میں جائیں گے۔۔ پھر حکم فرمایا۔۔۔ عائشہؓ! کسی مسکین کو اپنے دروازے سے خالی ہاتھ نہ لوٹاؤ۔ کچھ نہ ہو تو چھوارے کا ایک ٹکڑا ہی سہی ضرور دے دو عائشہؓ! غریبوں سے محبت کرو انہیں اپنے سے نزدیک رکھو۔ خدا تمہیں اپنے نزدیک کرے گا"۔۔۔۔۔۔

حیاتِ نبویؐ میں غریبوں پر رحمت کی گھٹائیں چھائی ہوئی محسوس ہوتی ہیں غریبوں کا کتنا درجہ بلند ہے کہ رسول خداؐ خود ان کے ساتھ جینے مرنے اور جی اٹھنے کی خواہش کرتے ہیں۔۔۔۔ آپؐ کے احکام میں مسکینوں، غریبوں اور حاجت مندوں کی امداد کا واضح حکم ہے۔۔۔۔۔ المختصر غریبوں کی زندگی پر رحمت نبویؐ کا خوبصورت دریچہ کھلتا ہے۔

رحمت اللعالمین! زندگی کو رحمت کا گلدستہ بنا کر دنیا کو رنگ برنگی پھولوں کی خوشبوؤں سے آشنا کراتے ہیں معاشرے کے ہر شعبے پر رحمت کا عکس نقش ہو چکا ہے

غیر مسلموں پر رحمت!

رحمت نبویؐ سے صرف مسلمان ہی مستفید نہیں ہوئے بلکہ غیر مسلم بھی اس نعمت سے سرشار ہوتے اگر کوئی گالی دیتا ہے تو جواباً دعا ملتی ہے اگر کوئی پتھر مارتا ہے تو خاموشی کا سماں ہے صرف خدا سے التجا ہے اگر کوئی

باقی صفحہ ۲۵ پر

پریس کانفرنس

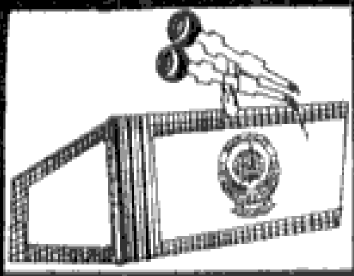

رعایت اللہ فاروقی

مسجدیں نوحہ کناں ہیں

یہ بات انتہائی تشویشناک ہے کہ اسلام کے قلعہ پاکستان میں مسلمانوں کے مراکز یعنی مساجد بھی مظلوم ہیں جن مساجد کے انتظام و انصرام کے لئے کوئی مضبوط کمیٹی یا کوئی تنظیم موجود نہ ہو تو ایسی مساجد بلڈوزروں کی زد میں آجاتی ہیں اور جہاں صورتحال اس سے مختلف ہو تو پھر انتظامی مشنری پولیس کا دھونس اور دھمکیوں کا سہارا لے کر ایسی مسجد کے خلاف ایکشن لینے کی کوشش کرنے میں تامل سے کام نہیں لیتی۔

لاہور میں وزیر اعظم کے حکم پر ناجائز تجاوزات ختم کرنے کا پروگرام شروع کیا گیا جس پر خاصہ ہنگامہ کھڑا ہوا اور حکومت کا ایک انجینئر اس ہنگامے یا تجاوزات کی بھینٹ بھی چڑھ گیا ناجائز تجاوزات کو منہدم کرنے والے بلڈوزروں نے گذشتہ دنوں دو مساجد بلڈوز کردیں اور بلڈوز بھی کچھ اس طرح کیں کہ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ بلڈوز کرنے والوں کا تعلق اسلام سے قطعاً نہیں کیونکہ روزنامہ جنگ لاہور کے مطابق ایک مسجد کو جب بلڈوز کیا جارہا تھا تو اس وقت اس میں محلے کے بچے قرآن مجید کی تعلیم حاصل کر رہے تھے اگر مسئلہ محض ناجائز تجاوزات ہوتا تو انتظامیہ پہلے نوٹس دیتی پھر مقررہ دن اور تاریخ کو آکر مسجد سے قرآن مجید کے نسخے اٹھا کر احترام کے ساتھ محفوظ کرتے اس کے علاوہ دیگر سامان مثلاً لاؤڈ اسپیکر وغیرہ [illegible] نکالتے یا نکالنے کا موقع دیتے پھر مسجد کو بلڈوز کرتے (اگرچہ یہ بھی ناجائز ہے) مگر یہاں تو مسئلہ کچھ اور معلوم ہوتا ہے کیونکہ نہ تو قرآن مجید نکالے گئے اور نہ ہی دوسرا سامان بلکہ آتے ہی مسجد کو بلڈوز کر دیا گیا مسجد کے اس ملبے اور اس میں دبے ہوئے قرآن مجید کے نسخوں نے زندہ دلان لاہور سے زبان حال سے بار بار سوال کیا کہ کہاں گئی تمہاری زندہ دلی؟ کیا تم میں اتنی بھی غیرت ایمانی نہیں کہ تم خدا کے گھر اور خدا کی کتاب کو شہید ہونے سے بچا لیتے تمام مسلمانوں کو مخاطب کر کے اس مسجد کے ملبے اور اس میں دبے ہوئے قرآن مجید کے نسخے سوال کرتے ہیں کہ جب سوال تمہارے گھروں کا آجاتا ہے تم نبی گالہ میں پانچ افراد کی قربانی دے دیتے ہو لاہور میں سرکاری انجینئر کو قتل کر دیتے ہو لیکن جب خدا کے گھر اور اس کی کتاب کو روند دیا گیا تو تمہاری زبان سے اُف تک نہ نکلی اگر مجھے بلڈوز کرنے والے مسلمان نہیں تھے میرے اور خدا کے دشمن تھے تو تم نے میری اور خدا کی دوستی اور ایک سچے مسلمان ہونے کا کونسا ثبوت فراہم کیا۔ اس طرح ایک اور مسجد بھی لاہور ہی میں ناجائز تجاوزات قرار دے کر منہدم کر دی گئی اور پلاٹ ایک کمرشل پلازہ تعمیر کرنے کیلئے کچھ لوگوں کے حوالے کر دیا گیا یہ تو لاہور کا حال ہے کراچی کو دیکھئے یہاں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر انتظام چلنے والی مسجد جامع مسجد باب الرحمت کے خلاف کیا کچھ نہیں کیا گیا۔ دوران تعمیر ایس ڈی ایم آکر دھمکی دے کر مسجد کی تعمیر رکوا دو اور جو تعمیر ہو چکی ہے اسے خود منہدم کر لو ورنہ ایسا ہم خود کر لیں گے۔ جب یہاں دال نہ گلی تو تعمیر کی تکمیل پر چوری اور زمین کے غصب کی رپورٹ درج کروا کر پولیس ایکشن کی کوشش کی گئی جب یہ پولیس ایکشن مجلس کے ایکشن کی نظر ہو گیا تو پھر بلڈنگ کنٹرول اتھارٹی کو استعمال کرنے کی کوشش ہوئی جس کی ناکامی کے بعد اب خاموشی چھائی ہوئی ہے کوئی بعید نہیں کہ کوئی نیا منصوبہ بن رہا ہو جہاں پر ہمیشہ قائداعظم کے مزار کے تقدس کا شور مچایا جاتا ہے ہم قائداعظم کا بیحد احترام کرتے ہیں مگر قائداعظم کے آخری گھر کے مقابلے میں خدا کے گھر سے دستبردار ہونے کا تصور نہیں کیا جا سکتا اس کے علاوہ شارع فیصل پر جامع مسجد فاران کا مسئلہ ہے جسے نوجی ایکشن کا سامنا ہے حیرت کی بات ہے کہ اسلامی مملکت کے مجاہد اور سپاہی خدا کے گھر کی تعمیر اور انتظام و انصرام میں رکاوٹ بن رہے ہیں۔

سوچنے کی بات یہ ہے کہ اگر خدا کی زمین پہ خدا کے گھر محفوظ نہیں ہیں اور وہ ناجائز ہیں تو ہمارے گھر کیونکر جائز اور محفوظ رہ سکتے ہیں؟

خدارا کچھ ہوش سے کام لیجئے کہیں ایسا نہ ہو کہ خدا کے گھروں کے تباہ کرنے پر خدا ہمیں تباہ و برباد کر دے اس کے ہاں دیر ہے اندھیر نہیں۔

اسی طرح کراچی کے ایک بڑے ہوٹل پرل کانٹی نینٹل میں ملازمین کی عبادت کے لئے بنائی گئی مسجد ہوٹل کے یہودی منیجر کے عتاب کا نشانہ بن گئی ہم آج مسجد اقصیٰ کو روتے ہیں کہ اس پہ یہودیوں کا قبضہ ہے کتنی ہی تنظیمیں ہیں جو قبلہ اول کے نام پہ اپنی سیاست کی دکانیں چمکاتی ہیں لیکن جب ایک یہودی نے اسرائیل کی حدود سے باہر اس ملک میں جس کو اسلام کا قلعہ کہا جاتا ہے مسجد کو مسمار بنانے کی ناپاک جسارت کی اور ملازمین کو نماز پڑھنے سے روکا تو اس موقع پر حیرت انگیز طور پر اسرائیل کے خلاف جہاد کرنے اور مسجد اقصیٰ کو آزاد کرانے کے نعرے لگانے اور عزم کا اظہار کرنے والوں کی زبانوں کو تالے لگ گئے۔

بات اصولی ہے کہ اگر مسلمان اپنے ملک پاکستان میں ایک یہودی کے ہاتھوں اپنی مسجد کے تقدس کے پامال پر چپ رہا اور وہ اس یہودی کو اس کی اس ناپاک جسارت پر سزا نہیں دے سکتے تو وہ مسجد اقصیٰ کو اسرائیل کے تسلط سے کیسے آزاد کرائیں گے۔

اور پھر یہ بات بھی قابل غور و توجہ ہے کہ ہم اگر یہودی منیجر سے شکوہ کریں تو کس منہ سے کہ جارحانہ اپنے مسلمان ہی اپنی مساجد کو ناجائز تجاوزات قرار دے کر منہدم کر رہے ہیں

جامعہ ملیہ دھلی بھارت کا بحران

جس دِن جامعہ میں قادیانی وائس چانسلر کا تقرر ہُوا

اسی دن باشعور لوگوں کا ماتھا ٹھنکا تھا کہ جامعہ میں کوئی گل کھلنے والا اور خطرناک فتنہ جنم لینے والا ہے۔

تحریر و تلخیص: محمد حنیف ندیم

ہم نے قبل ازیں جامعہ ملیہ اسلامیہ نئی دہلی بھارت میں ملحدوں، نام نہاد ترقی پسندوں، شیطان رشدی کے حامیوں اور قادیانی وائس چانسلر کی سازشوں پر اظہار خیال کیا تھا اس مسئلہ کی کچھ اور تفصیلات ملی ہیں جن کو ہم اپنے الفاظ میں پیش کرتے ہیں۔ ہفت روزہ الجمعیۃ دہلی میں جناب عبدالحمید نعمانی کا ایک طویل مضمون شائع ہوا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے:

وہ فرماتے ہیں کہ یہاں بھارت میں شیطان رشدی مرتد کا فتنہ دبا ہوا تھا مغربی ممالک خصوصاً برطانیہ میں کچھ مسلم تنظیمیں اس مسئلہ پہ اظہار خیال کرتی رہتی تھیں لیکن برا ہو شیطان رشدی کے پیروکار اور جامعہ ملیہ کے پروردہ چانسلر مشیر الحسن کا کہ اس نے حالات کی خاموش ندی میں اپنے بے جا، بے موقع بیان و اظہار کا کنکر یا پتھر پھینک کر ایک اچھال پیدا کر دیا نتیجتاً عظیم مسلم یونیورسٹی جامعہ ملیہ اسلامیہ کے ساتھ ہزار طلباء میں ایک ہیجان پیدا ہو گیا جس نے بعد میں ایک طوفان کی شکل اختیار کر لی۔

سوال یہ ہے کہ اس صورت حال کا ذمہ دار کون ہے؟ کون سازش کارفرما ہے؟ اس مسئلہ کے تمام پہلوؤں پر غور کرنے سے اس بات کو تقویت ملتی ہے کہ جامعہ میں پیدا ہونے والا بحران ایک منظم اور منصوبہ بند سازش کا نتیجہ ہے جس وقت بشیر الدین کو جو باغی اسلام مرزا قادیانی کا پیروکار بلکہ امتی ہے اور اسے جامعہ پر مسلط کر دیا گیا تو اسی وقت باشعور لوگوں کا ماتھا ٹھنکا تھا کہ جامعہ میں ضرور کوئی گل کھلنے والا ہے خود میں نے اپنے بعض دوستوں کو کہا تھا کہ دیکھو مجھے تو ایسا لگتا ہے کہ جامعہ میں کوئی خطرناک فتنہ جنم لینے والا ہے۔

جس آدمی کا وائس چانسلری کے امیدواروں کی فہرست میں دور دور تک نام و نشان تک نہیں تھا اس کا اچانک اور بے ٹھیک پڑنا کیا معنی رکھتا ہے اور وہ بھی وزیر اعظم کے ذریعے۔

جامعہ ملیہ اسلامیہ کا جن صاف ستھرے اغراض و مقاصد اور حالات کے پیش نظر قیام عمل میں آیا وہ تاریخ خصوصاً تاریخ جامعہ سے تھوڑی بھی مس رکھنے والوں سے مخفی نہیں ہیں جس جامعہ ملیہ اسلامیہ کی بنیاد کو مقدس بزرگوں کے خون جگر اور نیک نیتی نے استحکام بخشا اس میں بشیر الدین احمد اور مشیر الحسن جیسے کی کیا گنجائش ہو سکتی ہے۔ قیام جامعہ کے بنیادی اغراض و مقاصد میں سے مغرب کی غلامانہ تعلیم و ذہنیت سے آزاد ہو کر ملی مسلمانیت کو فروغ دینا یعنی ایسے افراد تیار کرنا جو بیک وقت سچے مسلمان بھی ہوں اور پکے ہندوستانی بھی۔ لیکن افسوس کہ جامعہ میں یہ توازن ایک عرصہ دراز سے بگڑ کر رہ گیا ہے۔ جامعہ سے تعلق رکھنے والے ان حضرات کی تحریروں پر ایک نظر ڈال لیجئے جو خود کو روشن خیال اور سیکولرزم کا سچا علمبردار کہتے تھکتے ہیں راقم الحروف اپنے مطالعے کی بنیاد پر یہ بات وثوق سے کہہ سکتا ہے کہ جامعہ کے محققین نے جس اہمیت و لگن سے ہندوستانیت اور تجدد پسندی کو ابھارا اتنا اسلامیت کو نہیں جس کا نتیجہ آپ کے سامنے ہے کہ بشیر الدین احمد جس کا اسلامیت اور ملت اسلامیہ سے کچھ لینا دینا نہیں ہے۔ یونیورسٹی کا وائس چانسلر بن گیا اسے شعوری یا غیر شعوری طور سے تباہ کرنے کا سامان بہم پہنچا رہے ہیں۔

تجدد پسندی، سیکولرزم اور ہندوستانیت کے نام پر خلاف اسلامیت فکر کو جامعہ میں پروان چڑھنے کا موقع کیسے ملا اس کی بہت سی مثالیں دی جا سکتی ہیں۔ تاہم یہاں میں صرف ایک پر اکتفا کر رہا ہوں۔ مکتبہ جامعہ نے جناب مشیر الحق صاحب (مرحوم) کی کتاب امریکہ کے کالے مسلمان شائع کی تھی اس کا اشتہار مرحوم کی دوسری کتاب مسلمان اور سیکولر ہندوستان کی (مطبوعہ ۱۹۷۳ء) پشت پر یوں دیا گیا ہے۔

"امریکہ کے تقریباً ۲ کروڑ حبشیوں میں عیسائیوں اور یہودیوں کے علاوہ ایک خاصی بڑی تعداد مسلمانوں کی بھی ہے ان مسلمانوں میں سنی مسلمان، شیعہ مسلمان اور قادیانی مسلمان بھی داخل"

آپ اس اقتباس پر تھوڑی سی توجہ دیجئے قادیانی کے خارج از اسلام ہونے پر کتاب و سنت کا ناطق اعلان اور پوری امت کا متفقہ فیصلہ ہے اس کے باوجود قادیانیوں کو مسلم ملت میں شریک و شامل بھی بتایا جا رہا ہے جامعہ والوں کی اس فراخدلی کا نتیجہ ہے کہ بشیر الدین احمد کے متعلق پارلیمنٹ تک میں مولانا اسعد مدنی نے ان کے قادیانی ہونے کے تعلق سے بحث اٹھائی ایک آدھ انگریزی کے اخبار مثلاً نیوز ڈان نے بھی (بابت ۱۵ مئی ۹۲ء وغیرہ) [illegible] وائس چانسلر کے قادیانی ہونے کی خبر شائع کی لیکن پھر بھی اس بات پر بے معنی قسم کی روشن خیالی اور سیکولر نوازی کے زعم بے جا میں کسی رد عمل کا اظہار نہیں کیا گیا۔ اسی کو احساس کی کمی

یا نقصان کیا جاتا ہے پہ وہ وائس چانسلر مشیر الحسن نے رشدی کی کتاب شیطانی آیات پر سے پابندی اٹھانے سے متعلق جو بیان دیا یا دلوایا یہ محض جامعہ کے طلباء اور مسلم ملت کے ایمان کو جانچنے پرکھنے کے لئے تھا کہ آیا ان میں ایمانیت اسلامیت اور علماء حق سے عقیدت باقی ہے یا وہ روشن خیال ہو چکے ہیں۔ الحمد للہ کہ طلباء اور ملت اسلامیہ کا اسلامی شعور بیدار ہے اور وہ نام نہاد روشن خیالی، ترقی پسندی اور تجدد پسندی کا شکار نہیں ہوئے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ مشیر الحسن کے غیر مومنانہ بیان پر تڑپ اٹھے۔

لیکن یہ بات بھی افسوسناک ہے کہ بعض مفاد پرست لوگ طلبہ کے اس دینی جذبہ کو گھٹیا سیاست سے جوڑ رہے ہیں اور ان کے جائز مطالبہ کو غیر دانشمندانہ قرار دے رہے ہیں ——— قادیانی وائس چانسلر بشیر الدین اور پرو وائس چانسلر مشیر جس کی ترجمانی کر رہے ہیں اس کا جامعہ کے مقصد و فکر سے دور کا بھی واسطہ نہیں جس سیکولرزم کا جامعہ کو علمبردار باور کرایا جا رہا ہے اس کا ہندوستانی سیکولرزم سے دور کا بھی تعلق نہیں ہے۔

جو حضرات جامعہ ملیہ اسلامیہ کو صرف ایک سیکولرزم تعلیمی ادارے کی حیثیت سے پیش کر رہے ہیں۔ وہ اس کی تاریخ قیام سے افسوسناک حد تک بے خبر ہیں، جامعہ کا حال ایک سیکولر کردار ہے دراصل اس میں اسلامیت کی روح بھی کارفرما ہے۔ بہتر سال قبل اس کے یوم تاسیس ۲۹ اکتوبر ۱۹۲۰ء کے موقع پر حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن رحمہ نے قیام جامعہ کے مقاصد کو ان الفاظ میں بیان فرمایا تھا "تعلیم مسلمانوں کے ہاتھوں میں ہو اور اغیار کے اثر سے کلیتاً آزاد ہو کیا باعتبار عقائد و خیالات کیا باعتبار اخلاق و اعمال اور کیا باعتبار اوضاع و اطوار کے غیروں کے اثرات سے پاک ہو۔" بحوالہ جامعہ ملیہ اسلامیہ بانیان جامعہ کی نظر میں سید انصاری، مورخ کوثر، شیخ محمد اکرام، کیا اس اقتباس سے جامعہ کے مخصوص کردار و شناخت کا پتہ نہیں چلتا؟ تاریخ جامعہ پر آج تک جتنی تحریریں، کتابیں شائع ہوئی ہیں یونیورسٹی کے مقصد قیام پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ مثلاً ڈاکٹر سلامت اللہ صاحب نے لکھا ہے قیام جامعہ کا مقصد دینی اور دنیوی بصیرت میں امتزاج پیدا کرنا ہے۔ (دیکھئے ہندوستان میں مسلمانوں کی تعلیم ص ۵۸) یہ کون لکھا پڑھا آدمی نہیں جانتا کہ جہاں آزادی عمل، خدمت، تبلیغ جامعہ کا ایک اہم ستون ہے وہیں اسلامی تہذیب و تمدن اور مسلمانیت بھی اس کا اہم ترین ستون ہے اور یہی وہ چیز ہے جو جامعہ ملیہ اسلامیہ کو دیگر یونیورسٹیوں سے ممتاز و منفرد کرتی ہے، دیگر ملکی و قومی یونیورسٹیوں کے وائس چانسلرز کے لئے با اہلیت با صلاحیت وفادار و پکے ہندوستانی ہونا کافی ہے لیکن جامعہ کے وائس چانسلر یا پرو وائس چانسلر کے لئے ضروری ہے کہ اس میں یہ بھی اسلامیت بھی ہو وہ سچا اور کھرا مسلمان بھی ہو جبکہ ایک مرتد اور زندیق کو وائس چانسلر بنا دیا گیا ہے اس لئے میں کہتا ہوں کہ جو لوگ مشیر الحسن کے شیطانی آیات پر پابندی کے تعلق سے غیر دانشمندانہ اور احمقانہ اظہار خیال کو سیکولرزم کے حوالے سے سراہ رہے ہیں۔ ان کی جہاں تاریخ جامعہ سے بے خبری ظاہر ہوتی ہے وہیں ان کی غیر منصفانہ اور سطحی ذہنیت بھی کھل کر سامنے آ جاتی ہے اور یہ بات بھی ہے کہ ذوق ایمان کے بغیر کوئی آدمی طلبہ جامعہ کے جائز غم و احتجاج اور درد کو نہیں سمجھ سکتا۔

جامعہ نگران کے تعلق سے بیشتر بولنے لکھنے والے وائس چانسلر قادیانی بشیر الدین احمد کو نظر انداز کر رہے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ وہ نگران جامعہ میں برابر کے مجرم ہیں اور حقیقت تو یہ ہے کہ جامعہ نگران کو بڑھاوا ان کی غیر دانشمندانہ حرکتوں اور کارروائیوں سے مل رہا ہے۔ طلبہ کے ساتھ شروع ہی سے ان کا رویہ غیر ہمدردانہ رہا ہے۔ کسی مسئلہ کو باہمی گفت و شنید سے حل کرنے کے بجائے "سب کو ٹھیک کر دوں گا" کے راستے پر چل رہے ہیں۔ الغرض جامعہ نگران نے جو شکل اختیار کر لی ہے اس کو سیاست بازی کے بجائے دانشمندی سے حل کرنے کی ضرورت ہے اور طلبہ کے ساتھ پوری ہمدردی کرتے ہوئے ان کے جائز مطالبے کو تسلیم کیا جانا چاہئے اور طلباء کرام کو بھی چاہئے کہ اپنے میں کسی غلط کار، مفاد پرست، شہرت کے خواہاں لیڈر کو در آنے کا موقع نہ دیں اور جامعہ کی تاریخ، مقصد قیام، کردار و شناخت اپنا تعلیمی کیریئر اور دیگر تمام قابل توجہ امور پیش نظر رکھتے ہوئے کوئی قدم

انشاء اللہ حق کی فتح ہوگی اور طلبہ جامعہ کی موجودہ تحریک ایک یادگار اور تاریخی تحریک ہوگی۔ اور مورخ خصوصاً مورخ جامعہ یہ ضرور لکھے گا کہ ایک موقع پر مخلص فرزندان جامعہ نے ایمانی غیرت و حمیت کا برملا عملاً ثبوت دیا تھا ہم دعاگو ہیں کہ خدا جامعہ نگران کا کوئی باعزت منصفانہ حل نکال دے۔ آمین۔

جناب منصور علی کاردار جن کے جامعہ ملیہ اسلامیہ کے نگران پر شائع ہونے والے مضامین کا ہم قبل ازیں خلاصہ پیش کر چکے ہیں وہ اپنے ایک طویل مضمون میں تحریر فرماتے ہیں کہ ہم نے مشیر الحسن کے اس بیان کی مذمت کی کہ رشدی کی کتاب "شیطانی آیات" سے پابندی اٹھا لی جائے اس کے متواتر معذرتی بیانوں کو "عذر گناہ بدتر از گناہ" قرار دیا۔ قادیانی وائس چانسلر بشیر الدین کی سازشوں کا پردہ چاک کیا پھر ہم نے یہ بھی واضح کر دیا کہ طلباء جامعہ ملیہ کی تحریک پوری امت مسلمہ کے دلوں کی آواز ہے اور مشیر و بشیر (قادیانی) کی تاویلات و توجیہات لغو اور ناقابل تسلیم ہیں۔

اب واقعات نے ہماری تمام نگارشات کی تصدیق کر دی ہے۔ مشیر الحسن یہ اعلان کر چکے ہیں کہ وہ سلمان رشدی کی کتاب سے پابندی اٹھانے کی اپنی بات پر اٹل ہیں اور اٹل رہیں گے۔ وائس چانسلر بشیر الدین نے بھی ان کی مکمل حمایت کی ٹھان لی ہے۔ ایسی صورت میں طلبہ کی موجودہ تحریک ان کی یونین کے تازہ ترین فیصلے کے مطابق اس وقت تک جاری رہے گی جب تک ان کے مطالبات تسلیم نہ کرائے جائیں اور کم سے کم پہلا قدم یہ ہونا چاہئے کہ مشیر الحسن کو جامعہ ملیہ اسلامیہ سے ہٹایا جائے۔ وہ اگرچہ خود براہ راست شاتم رسول نہیں۔ لیکن ایک بدنام اور مسلمہ شاتم رسول کے بے دام کے وکیل، حامی اور طرفدار ہیں۔

یہ امر باعث اطمینان ہے کہ اب کچھ اردو اخبارات بھی جو ابھی تک طلبہ کی جمہوری تحریک کی مخالفت کر رہے تھے۔ راہ راست پر آتے دکھائی دے رہے ہیں۔ چنانچہ اردو کے کثیر الاشاعت ہفت روزہ "نئی دنیا" نے بھی اپنا رنگ بدلنا شروع کر دیا ہے۔ اگرچہ اس نے جامعہ

(باقی صفحہ ۱۹ پر)

مسئلہ حیاتِ مسیح علیہ السلام اور مرزا قادیانی

قسط نمبر۲

تحریر: مولانا عبداللطیف مسعود ڈسکہ

اس قاعدہ کا دیگر علمی توڑ

قادیانی منتی کا یہ قانون بمع قیود و شرائط سب من گھڑت اور اختراعی ہے۔ چنانچہ میں نے ایک قادیانی مربی سے دورانِ مناظرہ سوال کیا کہ کسی چیز کی تعریف کو جامع اور مانع بنانے کے لئے کچھ قیود لگائی جاتی ہیں تاکہ وہ دخولِ غیر سے محفوظ ہو جائے۔ اسی طرح جب تم نے یہ شرط لگائی کہ اس کا فاعل اللہ ہو۔ تو پھر معنی سوائے موت کے نہیں ہو سکتا۔ تو کیا جب فاعل غیر اللہ ہو تو پھر معنی کیا ہوگا؟ اگر پھر بھی معنی موت ہی ہوگا تو پھر اس قید کا کیا فائدہ؟ اور اگر معنی کچھ دوسرا ہے تو اس کی دلیل اور ثبوت پیش کریں؟ اس پر وہ ساکت ہو گیا۔

پھر میں نے اسے کہا کہ دیکھئے میں نے تمام امت قادیانیہ کا مایہ ناز قاعدہ توڑ پھوڑ دیا ہے آیئے اب میں ایک قاعدہ پیش کرتا ہوں اور چیلنج کرتا ہوں کہ اس کو توڑ دو۔ وہ یہ ہے لفظ توفی از باب تفعل ہو۔ اس کا فاعل اللہ ہو۔ اس کا مفعول ذی روح ہو پھر اس کے متصل لفظ رفع صلہ الی ہو تو وہاں معنی بہر صورت جسم بمع روح آسمان پر زندہ اٹھانا ہے۔ جیسے خدائی فرمان۔ یا عیسیٰ انی متوفیک ورافعک الیّ۔ (آل عمران آیت ۵۵)

ترجمہ:۔ اے عیسیٰ بلاشبہ میں تجھے پورا پورا (جسم مع روح) اپنے قبضے میں لینے والوں ہوں اور تجھے (بمع روح و جسم) اپنی طرف (آسمان بدلیل قولہ تعالیٰ ءامنتم من فی السماء الخ الملک) اٹھانے والا ہوں۔

ملاحظہ فرمائیں یہاں لفظ توفی بمع جمیع شرائط موجود ہے اور اس کا معنی سوائے زندہ بمع جسم و روح آسمان پر اٹھانے کے سوا کچھ نہیں ہو سکتا ہے کوئی قادیانی یا ان کا کوئی ہمنوا جو اس قاعدہ کو توڑ سکے۔

ف:۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ لفظ توفی کا مادہ اور مصدر وفی (لفیف مفروق) ہے جس کا معنی۔ پورا کرنا ہے۔ اور یہ اس لفظ کا بنیادی مفہوم ہے۔ اس کے بعد یہ سہ حرفی مادہ جس باب یا جس صورت میں بھی منتقل ہوگا وہاں لزوم و تعدیہ کی تبدیلی تو ہوگی مگر اصل معنی بہرحال برقرار رہے گا۔ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے۔ گویا کہیں اس کا معنی پورا لینا ہوگا اور کہیں پورا کرنا یا پورا دینا۔ مگر اس کی نقیض اور متضاد یعنی غدر یا مارنا کہیں بھی نہیں ہو سکتا اسی لئے ہر مفسر نے اس کا ابتدائی معنی اخذ الشئ وافیا (کسی چیز کو پورا پورا لینا) ہی کیا ہے۔ اس کے علاوہ اگر کہیں اس کا مفہوم لیا گیا ہو تو وہ حقیقی نہیں بلکہ مجازی ہوگا جس کے لئے مختلف قرائن کی ضرورت ہوتی ہے۔

چنانچہ قرآن مجید میں جہاں بھی لفظ توفی کا معنی موت آیا ہے وہاں مجاز کا قرینہ لازماً موجود ہے۔ جیسے فرمایا۔ والذین یتوفون منکم و یذرون ازواجا الخ البقرۃ آیت ۲۳۴۔

ترجمہ:۔ اور وہ لوگ جو تم میں سے فوت ہو جائیں اور اپنی بیویاں چھوڑ جائیں الخ۔

اس آیت میں لفظ یتوفون۔ موت کے معنی میں استعمال ہوا ہے اور اس پر قرینہ یہ ہے کہ اپنے پیچھے بیویاں چھوڑنے کا تذکرہ ہے۔ اس طرح قرآن مجید کے تقریباً بیس مقامات پر یہ لفظ مجازاً استعمال ہوا ہے۔

مرزا قادیانی خود اس قانون کو توڑتے ہیں

قادیانی نیول کشی

(۱) مکتوبات احمدیہ صفحہ ۶۸-۶۷ ج ۱ کے حوالے سے البشریٰ صفحہ ۵۱ ج ۱ پر مرزا صاحب کا ایک مترجم الہام یوں درج ہے کہ:۔

قل لضیفک انی متوفیک قل لاخیک انی متوفیک۔

ترجمہ از مرزا صاحب:۔ جو تیرا مورد فیض یا بھائی ہے۔ اسے کہہ کہ میں تیرے پر اتمام نعمت کروں گا یا میں تجھے وفات دوں گا۔

(ب) براہین احمدیہ صفحہ ۵۱۹ حاشیہ ۳ پر مرزا صاحب خود لکھتے ہیں کہ:۔

انی متوفیک الخ ترجمہ:۔ میں تجھے پوری نعمت دوں گا اور اپنی طرف اٹھاؤں گا۔

ناظرین کرام۔ ذالک ما کنا نبغ۔ ملاحظہ فرمایئے کیا مرزا صاحب کے الہام میں قرآن مجید والا وہی جملہ نہیں جو کہ محل نزاع اور زیر بحث ہے کہ لفظ توفی ہو۔ اللہ فاعل ہو۔ اور مفعول بہ کوئی ذی روح ہو تو وہاں معنی سوائے موت کے نہیں ہوتا۔ الحمد للہ یہاں تینوں شرائط موجود ہیں مگر مرزا صاحب (بانی قاعدہ) نے خود ترجمہ کیا کہ تیرے پر اتمام نعمت کروں گا۔ پھر براہین میں تو پوری پوری حق کی تائید کر دی کہ میں تجھے پوری پوری نعمت دوں گا۔ فرمایئے اس لفظ کا بنیادی معنی مرزا صاحب نے کس خوبی سے تسلیم کر لیا ہے ہاں احتمالی طور پر البشریٰ والے حوالہ میں موت والا معنی بھی کیا ہے۔ مگر آپ کا وہ دعویٰ اور ضابطہ تو ٹوٹ گیا کہ ایسی صورت میں موت کے سوا کوئی دوسرا معنی ہو ہی نہیں سکتا۔ پھر یہاں دوسرا معنی (موت والا) اس وجہ سے بھی درست نہیں کہ موت تو ہر نیک و بد کیلئے مقرر ہے۔ بخلاف اتمام نعمت کے کہ وہ تو آپ کے عقیدہ کے مطابق صرف آپ کے بھائیوں اور دوست واحباب کے لئے ہی ہو سکتی ہے۔ اور اگر موت سے طبعی موت مراد لے کر اپنے دوستوں اور بھائیوں کی تخصیص مقصود ہے کہ وہ مقتول و مصلوب نہ ہوں گے۔ صرف طبعی موت مریں گے تو یہ بھی درست نہیں کیونکہ کابل میں دو قادیانیوں (عبدالرحمن و عبداللطیف) کا قتل وقوع میں آچکا ہے۔ جن کا تذکرہ

مرزا صاحب کی کتاب "تذکرۃ الشہادتین" میں موجود ہے اور جن کے متعلق پہلے ہی "شاتان تذبحان" والا الہام بھی نقل کیا گیا تھا۔

(ذلک ما کنت منہ تحید)

ج۔ مرزا صاحب ایک جگہ اپنا الہام یوں نقل کرتے ہیں کہ:۔

یا عیسیٰ انی متوفیک الخ پھر اس کا ترجمہ یوں نقل کرتے ہیں کہ:۔

اے عیسیٰ میں تجھے کامل اجر بخشوں گا یا وفات دوں گا

یہ قرآن مجید کی سورۃ آل عمران کی آیت ۵۵ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارہ میں ہے مگر براہین میں وہ بطور الہام مرزا صاحب کو خطاب ہے جس کا ترجمہ بھی خود انہوں نے کیا ہے جو کہ سو فیصد ہمارے حق میں ہے اور انہوں نے اپنے اختراعی قانون کی دھجیاں اڑا دی ہیں کہ اس لفظ کا معنی ان تین شرطوں کی موجودگی میں سوائے موت کے ہو ہی نہیں سکتا۔ مگر یہاں خود پہلے نمبر پر ہی اس کا ترجمہ اپنے قانون کے خلاف کر دیا ہے۔ اب بتلائیے وہ قاعدہ اور قانون کدھر گیا؟ جس کی خود بھی پابندی نہیں کر رہے آخر انہیں اپنے قانون کے خلاف کرنے کی کونسی مجبوری ہے؟

حقیقت یہ ہے کہ خود مرزا صاحب کو بھی اس مصنوعی ضابطہ پر وثوق اور اعتماد نہ تھا یہ تو محض ایک فرار تھی۔ جس کے خلاف خود انہوں نے بارہا اظہار کر دیا۔ مگر آج تک ناسمجھ قادیانی وہی مرغے کی ایک ٹانگ ہی بتائے جاتے ہیں۔ جبکہ ان کے پاس کوئی ثبوت نہیں ہے۔

آخری حل

آئیں یہ مسئلہ سرکاری عدالت سے کرالیں۔ یا کسی عربی دان غیر مسلم (عیسائی یا ہندو وغیرہ) سے کرالیں۔ ھل منکم من رجل رشید؟ اور سنئے

ح۔ ایک جگہ مرزا صاحب انی متوفیک کا ترجمہ یوں کرتے ہیں:۔

میں اپنی چمکار دکھاؤں گا اور اپنی قدرت نمائی سے تجھے اٹھاؤں گا۔ (روحانی خزائن صفحہ ۷، ج ۱۲)

ف۔ یہ معنی بعینہٖ ہمارے معنی اور عقیدہ کی واضح تائید ہے۔ ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے مسیح کو اپنی قدرت کاملہ سے آسمان پر اٹھا لیا۔ فرمائیے کیا آپ کو قدرت خداوندی میں کوئی اشتباہ ہے؟

مسیحی لٹریچر کی تائید

کتاب اعمال کے باب ۱ آیت ۹ میں لکھا ہے کہ۔ یہ کہہ کر وہ ان کے دیکھتے دیکھتے اوپر اٹھا لیا گیا اور بدلی نے اسے ان کی نظروں سے چھپا لیا۔ ایسے ہی لوقا ۲۴: ۵۱ وغیرہ میں ہے۔ انجیل برنباس جس کی یہ لوگ بہت تشہیر کرتے ہیں اس میں بھی بلا صلیب زندہ آسمان پر اٹھانا مذکور ہے۔ ملاحظہ ہو

(صفحہ ۲۱۵:۹)

د۔ مرزا صاحب اپنی مشہور اشتہاری کتاب سراج منیر میں لکھتے ہیں کہ:۔

انی متوفیک الخ کا معنی اب خوب کھل گیا ہے کہ میں تجھے ایسی ذلیل اور لعنتی موتوں سے بچاؤں گا۔

(روحانی خزائن صفحہ ۲۳ ج ۱۲)

ذ۔ ایک جگہ لکھا کہ۔ مگر خدا نے مسیح کو وعدہ دیا کہ میں تجھے صلیب سے بچاؤں گا اور اپنی طرف تیرا رفع کروں گا۔

(روحانی خزائن صفحہ ۳۹ ج ۱۷)

ناظرین کرام! ملاحظہ فرمائیں کہ مرزا صاحب کس طرح قدم قدم پر اپنے چیلنج کردہ قاعدہ کی دھجیاں اڑا رہے ہیں۔ جس سے واضح ہوتا ہے کہ انہیں خود اس قاعدہ پر یقین نہ تھا۔ دیکھئے! مرزا صاحب کسی نہ کسی طرح اس لفظ کے بنیادی مفہوم کا (پورا پورا لینا یا دینا) اقرار کر رہے ہیں۔

قادیانی صاحب اپنی مشہور اور ضخیم کتاب آئینہ کمالات اسلام میں ایک فیصلہ کن بات لکھتے ہیں کہ:۔

یہ لفظ (انی متوفیک ورافعک الخ) دلالت کرتے ہیں کہ یہ وعدہ جلد پورا ہونے والا ہے اور اس میں کچھ بھی توقف نہیں۔ (صفحہ ۴۶)

لیجئے مرزا صاحب نے سارا جھگڑا ہی چکا دیا۔ کہ خداوند قدوس نے یہودی سازش کے خلاف مسیح سے جو وعدہ کامیابی فرمایا تھا۔ کہ انی متوفیک ورافعک الیّ، تو وہ بلا توقف پورا ہونے کا تقاضا کرتا ہے۔ اب قابل غور بات یہ ہے کہ مرزائی عقیدہ کے مطابق حضرت مسیح مصلوب ہونے کے بعد وہاں سے ہجرت فرما کر کشمیر چلے گئے۔ جہاں ۸۷ یا ۱۲۰ سال زندہ رہ کر طبعی طور پر وفات پائی تو اب بتلایا جائے کہ یہ ایک صدی کا عرصہ کچھ وقفہ نہیں ہے؟ ظاہر ہے کہ بلا توقف تو مسیح کے ساتھ وہی معاملہ پیش آیا جو قرآن و حدیث کے مطابق تمام اہل اسلام کا عقیدہ ہے کہ آپ کو یہود کے چنگل سے نجات دے کر اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمتوں کے تحت آسمان پر اٹھا لیا۔ دیکھئے واقعتہً اس وعدہ اور اس کے ایفاء میں کوئی توقف نہیں ہوا مگر جب توفی کا معنی طبعی موت کریں گے تو اس میں تقریباً ایک صدی کا وقفہ آجاتا ہے جو کہ مرزا صاحب کی اس تحریر کے سراسر خلاف ہے لہٰذا انی متوفیک کا معنی وما قتلوہ وما صلبوہ ..... وما قتلوہ یقیناً بل رفعہ اللہ الیہ کے مطابق رفع الی السماء ہی صحیح اور درست ہے چنانچہ مرزا صاحب کے دست راست اور خلیفہ اول حکیم نور دین نے بھی بل رفعہ اللہ الیہ کا ترجمہ بعینہٖ ہمارے مطابق ہی کیا ہے۔ دیکھئے ان کی مشہور کتاب فصل الخطاب۔

ناظرین کرام! آپ نے قادیانی قاعدہ کا انجام تو ملاحظہ فرما لیا کہ وہ صحیح ثابت نہ ہو سکا۔ حتیٰ کہ خود مرزا صاحب نے بھی قدم قدم پر اس کی خلاف ورزیاں کیں۔ اب میں پھر اس اپنے پیش کردہ قاعدہ کو دوہراتا ہوں اور تمام قادیانی گروہ کو چیلنج کرتا ہوں کہ ہے کوئی مائی کا لال جو اس چیلنج کو قبول کرے۔

میرا قاعدہ

یہ ہے کہ لفظ توفی کے بعد لفظ رفع ہو جس کا فاعل بھی اللہ ہو اور مفعول بہ ذی روح ہو اور اس کا صلہ حرف الیٰ بھی ہو تو وہاں بہر صورت رفع الی السماء ہی ہوگا۔ موت والا معنی کسی صورت میں نہیں ہو سکتا نہ حقیقۃً نہ مجازاً۔ اور جہاں صرف لفظ توفی ہو وہاں مجازاً دوسرا معنی ہو سکتا ہے جیسے حضرت مسیح کے بارہ میں فرمایا یا عیسیٰ انی متوفیک ورافعک الیّ۔ (آل عمران ۵۵)

یہاں میری بیان کردہ تمام شرائط موجود ہیں لہٰذا معنی صرف رفع السماء بجسدہ ہی ہوگا۔ ھل من مبارز۔

مرزائی اعتراض

بعض مرزائی یہ کہتے ہیں کہ بقول شما تمام انبیاء کرام کے برعکس مسیح کو زندہ مع روح بمع جسم اطہر آسمان پر کیوں لے جایا گیا۔ جبکہ تاج الانبیاء خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ

وسلم کو بھی زمین پر ہی ہجرت کرائی گئی اور وہ طبعی وفات پاکر زمین پر ہی استراحت فرما ہیں۔ رفع الی السماء کی حکمتیں اور وجوہات بیان کریں؟

جواب یہ ہے کہ خود خالق کائنات نے اس کا جواب واضح الفاظ میں ارشاد فرما دیا ہے:۔

وکان اللّٰہ عزیزاً حکیما (النساء)

ترجمہ: (اللہ مسیح کو تمام انبیاء کے برعکس کیسے اور کیوں آسمان لے گیا) فرمایا کہ اللہ بڑے غلبہ اور قوت والا ہے وہ سب کچھ کر سکتا ہے اور بڑی حکمتوں والا ہے۔ رفع الی السماء کی حکمتوں کو وہی جانتا ہے۔

ویسے اگر کوئی قادیانی رفع السماء کی وجوہات پوچھے تو آپ اس سے ہجرت کشمیر کا ذکر اور حکمتوں کا سوال کر دیں۔ پھر آپ کے پاس اس کا جواب قرآنی ہے۔ لیکن کسی قادیانی کے پاس ہجرت کشمیر اور اس کی حکمتوں کی کوئی قرآنی نص نہیں ہے۔

قادیانیوں کیساتھ اس بحث میں نمٹنے کا آسان فارمولہ

یہ ہے کہ کوئی سرپھرا قادیانی اس بحث پر ضد ہی کر بیٹھے تو پہلے اس سے اصولی طور پر اس کا مفصل عقیدہ تحریر کرالیں اور دریافت کریں کہ یہ حیات و وفات کی بحث بنیادی اور عقیدہ کی حیثیت رکھتی ہے یا فروعی اور غیر ضروری ہے؟ اگر وہ کہے یہ ضروری ہے اور اس پر تمام قادیانیت کا مدار ہے تو اسے ازالہ اوہام صفحہ ۱۴۰ سے مرزا قادیانی کی تحریر سنا دیں کہ:۔

اول تو یہ جاننا چاہیے کہ مسیح کے نزول کا عقیدہ کوئی ایسا عقیدہ نہیں جو ہماری ایمانیات کا کوئی جزء ہو یا ہمارے دین کے رکنوں میں سے کوئی رکن ہو بلکہ صدہا پیش گوئیوں میں سے یہ ایک پیش گوئی ہے جس کو حقیقت اسلام سے کچھ تعلق نہیں۔

تو جب یہ عقیدہ کوئی بنیادی عقیدہ نہیں تو پھر تم لوگ صرف اسی بحث میں کیوں الجھتے ہو؟ کیا تم مرزا صاحب سے زیادہ جانتے ہو؟

ایک ضروری بات یہ ہے کہ

قرآن مجید نے مسیح کے قتل یا صلب کا دعویٰ کرنے والوں کو ملعون و مغضوب فرمایا ہے کیونکہ مسیح کے بارہ میں نہ قتل کا دعویٰ صحیح ہے نہ صلیب کا۔ ان کو تو اللہ نے آسمان پر اٹھا لیا تھا۔ فرمایا وقولہم الخ کہ یہود جملہ دوسرے اقوال و افعال کے اس کہنے پر کہ کرنے پر ملعون ہوئے کہ ہم نے مسیح ابن مریم کو قتل کر دیا ہے۔ ملاحظہ ہو سورۃ انعام آیت ۱۵۷۔ ان آیات قرآنیہ کی رو سے مسیح کو مقتول یا مصلوب کہنے والا لعنتی ہے لہٰذا قادیانیوں کو اپنا انجام سوچ لینا چاہیے۔

نوٹ:۔ بندہ نے ”کسر صلیب“ نامی ایک رسالہ میں اناجیل کے متعدد حوالہ جات سے ثابت کر دیا ہے کہ مسیح ہرگز مصلوب نہیں ہوئے یہ رسالہ عیسائیوں اور مرزائیوں دونوں کے لئے ایک چیلنج ہے۔ فقط والسلام۔

ایک عجیب انکشاف

مرزا غلام احمد قادیانی کا سلسلۂ دعاوی ارتقائی اور نہایت الجھا ہوا ہے۔ آج ایک دعوٰی ہے تو کل دوسرا کر دے گا۔ آج اپنے دعوٰی کی تفصیل کچھ ہے تو کل دوسری۔ چنانچہ مرزا صاحب نے اسی چکر بازی میں اپنی زندگی کی بازی ہار دی۔ انہوں نے ایک مبلغ اسلام سے ترقی کرتے کرتے مجددیت اور مہدویت کی منزلیں طے کرتے ہوئے پہلے مثیل مسیح اور پھر ۱۸۹۱ء میں مسیح موعود ہونے کا دعوٰی کیا۔ اس کے بعد آخر ۱۹۰۱ء میں دعوٰی نبوت کر دیا لیکن تمام دعووں میں سے دعوٰی مسیحیت نمایاں اور مرکزی حیثیت رکھتا ہے۔ اب قادیانیوں نے اسی کو اپنا ہدف بنا رکھا ہے۔ اسی بنا پر حیات مسیح کا انکار کرتے ہیں اور ہر طرف سے ہٹ کر اسی موضوع کو زیر بحث لاتے ہیں۔ اور اسی بنا پر جہاد کو حرام کہہ کر اپنے محسنوں (انگریزوں) کا حق نمک ادا کرتے ہیں۔ اور دعوٰی مہدی اور دعوٰی مسیح کے گھٹیا اور توہین آمیز آوازے کستے رہتے ہیں۔ مگر شاید ان کو معلوم

باقی صفحہ ۲۱ پر

جبار کارپیٹس
ڈیلرز
قائد آباد کارپیٹ • مون لائٹ • بلال کارپیٹ •
یونائیٹڈ کارپیٹ • ڈیکورا کارپیٹ • اولمپیا کارپیٹ
مساجد کیلئے خاص رعائت
۳۔ این آر ایونیو نزد جیری پوسٹ آفس بلاک جے بی برکات حیدری نارتھ ناظم آباد فون: 6646888 6646655

اخبار ختم نبوت
خبریں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی امیر

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ

کی دعوت پر کراچی کے دفتر میں مختلف مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والے زعما اور دینی و سیاسی تنظیموں کا ایک اہم اجلاس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی نائب امیر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ العالی کی دعوت پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے دفتر میں مختلف مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والے زعما اور دینی و سیاسی تنظیموں کے رہنماؤں کا ایک اجلاس بتاریخ ۱۶ جولائی ۹۲ء بروز جمعرات حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی کی زیر صدارت ہوا جس میں جمعیت علماء اسلام (ف) کے قاری شیر افضل جمعیت علماء اسلام (س) کے مولانا اسعد تھانوی جماعت اسلامی کے جناب نصرت اللہ خان ایڈووکیٹ مکتبہ اہل حدیث کے شیخ ظفر اللہ اور عبدالرحمن سلفی عبدالکریم فاروقی، عبدالرحمن فاروقی فدایان ختم نبوت ماڈل کالونی کے میاں غوث اور مولانا شمس الحق سواد اعظم کے مولانا فیض اللہ آزاد نے شرکت کی اجلاس میں کئی امور زیر غور آئے

جن میں سرفہرست ماڈل کالونی میں مرزائیوں کی دہشت گردی اور حکومت کی طرف سے اس پر سکوت کا معاملہ تھا جہاں گذشتہ دنوں مولانا شمس الحق پر قاتلانہ حملہ ہوا۔ اجلاس نے مطالبہ کیا کہ حملہ آوروں کو گرفتار کیا جائے اور ماڈل کالونی میں خوف و ہراس پھیلانے والوں کے خلاف کارروائی کی جائے ——— اس کے علاوہ باقی جی میں سجادہ نشین مولانا عبدالستار اور ان کے مریدین کے قتل عام کا المناک واقعہ اور گلشن اقبال بلاک ۲ میں مرزائی عبادت گاہ کی تعمیر کا مسئلہ بھی ایجنڈے پر تھا جس کا اجلاس نے باقی جی کے واقعہ پر سخت دکھ اور افسوس کا اظہار کیا اور کہا کہ فوجی آپریشن کے دوران باقی جی کا المناک واقعہ وقوع پذیر ہونا حیرت انگیز امر ہے اور یہ انتہائی افسوس ناک امر ہے کہ حکومت اب تک مجرموں کو گرفتار نہیں کرسکی ہے ہم سمجھتے ہیں کہ حکومت جان بوجھ کر مجرموں کو پکڑنے میں سستی کر رہی ہے مولانا یوسف لدھیانوی نے کہا کہ یہ واقعہ در اصل علماء اور دینی زعماء کے خلاف شروع کی جانے والی پرتشدد کارروائیوں کا حصہ ہے انہوں نے کہا کہ اگر ملک میں علماء کرام کی عزتیں اور جانیں محفوظ نہیں ہیں تو عوام کے لیے حکومت سے کیا توقع رکھی جاسکتی ہے، اجلاس نے مجرموں کی گرفتاری اور انہیں عبرتناک سزائیں دینے کا بھرپور مطالبہ کیا۔ اجلاس نے مستقبل میں مرزائیوں کے خلاف لائحہ عمل پر بھی غور کیا اور اس سلسلہ میں مشترکہ لائحہ عمل اختیار کرنے پر اتفاق کیا اس سلسلے میں کئی تجاویز پیش ہوئیں جن پر مستقبل قریب میں عمل کر کے مرزائیوں کے خلاف نئے جذبوں سے کام شروع کیا جائے گا۔

اجلاس کے آخر میں کراچی ڈویژن کے جنرل سیکرٹری مولانا محمد انور فاروقی نے مہمانوں کے اعزاز میں عصرانہ پیش کیا اور مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔

اور تمام مہمانوں اور مذہبی سربراہوں نے یقین دہانی کرائی کہ ختم نبوت کے لئے ہم ہر وقت و ہمہ تن سربکف قربانی دینے کے لئے تیار ہیں۔

شیخوپورہ میں نونہالان ختم نبوت کا اجلاس

نونہالان عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا اجلاس زیر صدارت سید امین گیلانی ہوا۔ اجلاس میں مبلغ اسلام مولانا سلیمان طارق کی وفات پر دکھ اور افسوس کا اظہار کیا۔ اور مولانا عبدالہادی پرنسپل جامعہ محمودیہ شیخوپورہ گذشتہ روز کار کے حادثے میں شدید زخمی ہوگئے تھے ان کے لئے دعائے صحت مانگی گئی۔

مولانا طارق محمود ایڈیشنل بولاک کی کار کو تخریب کاری کا نشانہ بنایا گیا۔ اس کی مذمت کی گئی۔ مزید یہ کہ شیخوپورہ شہر میں قادیانیوں کی سرگرمیوں پر تشویش کا اظہار کیا گیا جناب گیلانی صاحب کی دعا پر اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

ڈپٹی کمشنر جھنگ اور اے سی

چنیوٹ سے مطالبہ

فیصل آباد۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر نے ڈپٹی کمشنر جھنگ اور اے سی چنیوٹ سے مطالبہ کیا ہے کہ ربوہ مسلم کالونی ہاؤسنگ سکیم کے ساتھ دریائے چناب کے کنارے سرکاری اراضی پر غیر قانونی قبضہ احاطہ بنا کر گیٹ وغیرہ کو فوری طور پر ختم کر کے قصوروار افراد کے خلاف مقدمات چلائے جائیں اور ۱۵ جولائی کی رات کو مسلم کالونی میں محکمہ ہاؤسنگ کی طرف سے تعمیر کردہ چبوترہ کو گرا کر اینٹیں چوری کرنے والوں کے خلاف تھانہ ربوہ میں پرچہ درج کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ صدر ربوہ کے چیئرمین اور سیکرٹری وغیرہ کی ملی بھگت سے دریائے چناب کے کنارے مسلمانوں کے قبرستان پر بھی ناجائز قبضہ کر کے تعمیرات کی جا رہی ہیں اور احاطے بنا کر گیٹ لگائے جا رہے ہیں جبکہ علاقہ پٹواری اور تحصیلدار قصوروار افراد کے خلاف کارروائی نہیں کر رہے ہیں جس کی وجہ سے قیمتی سرکاری اراضی پر مفاد پرست قابض ہو رہے ہیں اسی طرح ۱۵ جولائی کی رات کو سرکاری اینٹیں چوری کرنے والے دو افراد کو موقع پر عوام نے پکڑ کر پولیس کے حوالے کیا اور آر ایم ربوہ نے بھی موقعہ ملاحظہ کیا انہوں نے مطالبہ کیا کہ ٹاؤن کمیٹی ربوہ کے سیکرٹری کو فوری طور پر تبدیل کیا جائے جو ایک نام نہاد مسلمان لیڈر کے ساتھ مل کر محمدی مسجد ربوہ کے نمازیوں کے گھروں کی ٹوٹیاں کاٹ رہا ہے۔

دعائے صحت کی اپیل

ختم نبوت یوتھ فورس لاڑکانہ ڈویژن کے سرپرست اور جمعیت علماء اسلام کے سرکردہ رہنما حضرت علامہ مولانا عبدالحمید کھوسہ صاحب ان دنوں سخت علیل ہیں اس لئے قارئین ہفت روزہ ختم نبوت کراچی اور مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے مرکزی قائدین اور کارکنوں سے التجاء ہے کہ وہ مولانا صاحب کی صحت یابی کے لئے خصوصی دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ مولانا صاحب کو شفا کاملہ نصیب کریں۔ مجاہد نیاز احمد بنگلانی بلوچ۔

سندھ کی خراب صورت حال میں قادیانی ہاتھ ہے

لاڑکانہ (پ ر)

مجلس تحفظ ختم نبوت باہو کھوسہ کے امیر اور ختم نبوت یوتھ فورس لاڑکانہ ڈویژن کی شوریٰ کے رکن عبدالرحیم صاحب بجروی ختم نبوت یوتھ فورس باہو کھوسہ کے کارکنوں علی محمد کھوسہ۔

ختم نبوت یوتھ فورس ضلع جیکب آباد کے رہنما عبدالعزیز نے اپنے اپنے علیحدہ علیحدہ بیان میں کہا کہ سندھ کی موجودہ صورتحال خطرناک ہے۔

مزید کہا کہ سندھ کی صورتحال خراب کرنے میں قادیانی گروہ کا خفیہ ہاتھ ہے۔ کیونکہ قادیانی گروہ ملک میں لسانی اور مذہبی فسادات کرانے میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ آخر میں ان رہنماؤں نے کہا کہ ہم قادیانیت کو ختم کر کے دم لیں گے۔ مزید حکومت سے مطالبہ کیا کہ شناختی کارڈ کا مسئلہ اہم ہے اس لئے شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ ہونا ضروری ہے۔

ختم نبوت یوتھ فورس باہو کھوسہ کا اجلاس۔

ختم نبوت یوتھ فورس پاکستان برانچ مدرسہ عربیہ اسلامیہ انوار العلوم باہو کھوسہ کی جنرل کونسل کا اجلاس سندھ کی عظیم دینی درسگاہ مدرسہ عربیہ اسلامیہ انوار العلوم باہو کھوسہ میں ختم نبوت یوتھ فورس کے سرپرست قاری سعید احمد صاحب کی صدارت میں ہوا۔ جبکہ مہمان خصوصی ختم نبوت یوتھ فورس سندھ کے صوبائی جنرل سیکریٹری مجاہد نیاز احمد بنگلانی بلوچ تھے۔ اجلاس میں مدرسہ کے تمام طلبہ اور اساتذہ نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ اور انتخاب ہوا۔

سرپرست قاری سعید احمد۔ صدر منظور احمد۔ نائب صدر بشیر کھوسہ۔ نائب صدر دوم عبداللہ کھوسہ، ناظم اعلیٰ رفیق احمد۔ نائب ناظم عبد البقا۔ پریس سیکرٹری محمد مراد صاحب۔ خازن فاروق احمد منتخب ہوئے۔ (محمد مراد)

شناختی کارڈ کے مسئلہ پر پرامن جلوس

ختم نبوت یوتھ فورس یونٹ باہو کھوسہ کے زیر اہتمام ایک بڑا اور پرامن جلوس صوبائی دفتر ختم نبوت یوتھ فورس سے نکالا۔ جلوس کی قیادت کے۔ وائی بانیف کے مقامی رہنماؤں کے علاوہ ختم نبوت یوتھ فورس سندھ کے صوبائی جنرل سکریٹری۔ اور مرکزی جوائنٹ سکریٹری مجاہد نیاز احمد بنگلانی بلوچ نے کی۔ جلوس مختلف شاہراہوں سے ہوتا ہوا بس اسٹینڈ پر جلسہ کی شکل اختیار کر گیا۔ جلسہ کی صدارت مقامی صدر نے کی۔ باقاعدہ تلاوت کلام پاک سے آغاز کیا گیا۔ اور مقامی رہنماؤں میں جاوید احمد کھوسہ۔ علی احمد کھوسہ نے خطاب کیا۔ اور آخر میں ختم نبوت یوتھ فورس سندھ کے رہنما مدرسہ عربیہ اسلامیہ انوار العلوم باہو کھوسہ کے موقوف علیہ کے طالب العلم مجاہد نیاز احمد بنگلانی بلوچ نے اپنے خطاب میں جلوس اور جلسہ کی غرض وغایت بیان کی۔ اور کہا کہ شناختی کارڈ میں مذہب کے خانے کا اضافہ اور غیر مسلم اقلیت کے لئے علیحدہ رنگ کا مطالبہ آئین کے مطابق

جناب میاں محمد نواز شریف صاحب وزیر اعظم پاکستان سے

دردمندانہ اپیل

- ○ قادیانی آئین وقانون سے بغاوت کر کے خود کو مسلمان ظاہر کر رہے ہیں۔
- ○ مبینہ طور پر الجزائر، ترکی، جاپان، رومانیہ میں آپکے دورِ اقتدار میں قادیانی سفیر براجمان ہیں۔
- ○ یونیسکو میں ڈپٹی سیکرٹری قادیانی متعین کیا گیا۔

آپ نے اپنے حالیہ دورہ (جون ۹۲ء) میں لندن جاکر ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کی عیادت کی۔ یہ وہ کمبخت ہے جس نے ۷۴ء میں قادیانی غیر مسلم اقلیت کی قرارداد کے پاس ہونے پر پاکستان کی سرزمین کو لعنتی قرار دے کر پاکستان کی ملازمت و رہائش ختم کر دی تھی۔ ایسے باغی سے آپ کا ملنا اسلامیانِ عالم سے ناروا زیادتی ہے۔

- ○ فوج کے ایک افسر نصیر قادیانی کو آپکے دور میں ترقی سے نوازا گیا اور آگے پوری فوج پر چھا جانے کیلئے قادیانی راستہ کھل گیا۔
- ○ شناختی کارڈ میں مذہب کے خانے کے اضافے کے حق میں چاروں صوبائی حکومتوں کی رپورٹیں آچکی ہیں۔
- ○ اسلامی نظریاتی کونسل اپنی مطبوعہ سالانہ رپورٹ برائے ۷۶ء۔ ۱۹۷۷ء کے صفحہ ۱۵۲ پر سفارش ۲۲ میں شناختی کارڈ میں مذہب کے خانے کے اضافے کی سفارش کر چکی ہے۔
- ○ وفاقی وزارت مذہبی امور نے بیشل پیغام تحریری نمبر ۲۸۔ اے۔ ڈی۔ جے ۹۲ء میں اسکے حق میں زوردار رپورٹ ارسال کی ہے۔
- ○ وفاقی وزارت داخلہ اور وزارت قانون نے مذہب کے خانے کے اضافے کی تجویز پاس کی۔
- ○ قومی و دینی رہنماؤں نے آپ سے اور صدر مملکت سے بالمشافہ اس کا مطالبہ کیا۔ اخبارات گواہ ہیں کہ صدر مملکت نے واضح یقین دہانیاں اور صریح وعدے فرمائے۔
- ○ تمام مکاتب فکر کی دینی جماعتوں کا یہ ایک متفقہ مطالبہ ہے۔
- ○ اسلام کے نام پر برسر اقتدار آنے والی حکومت مذہب کے نفاذ کے وعدے کا ایفا تو درکنار صرف لفظ مذہب شناختی کارڈ میں درج کرنے سے گریزاں ہے۔ آخر کیوں؟

حق تعالیٰ آپ کو امتِ مسلمہ کے جذبات کے احترام کی توفیق بخشیں۔ آمین

آل پارٹیز مرکزی مجلسِ عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان

ہے کیونکہ پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ موجود ہے شناختی کے لئے فارم بھرنے کے لئے حلف نامہ اور ووٹر لسٹ میں غیر مسلم اقلیت کے لئے علیحدہ رنگ موجود ہے۔ تو کیا وجہ ہے کہ یہ جائز مطالبہ منظور نہیں کیا جاتا جبکہ تمام مذہبی جماعتیں اس مطالبہ پر متفق ہیں۔

گورنر پنجاب کے نام کھلا خط

بخدمت جناب! میاں محمد اظہر صاحب چانسلر انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور۔

جناب عالی!

گذارش ہے کہ محمود حسین چیئرمین آرکیٹیکچر ڈیپارٹمنٹ انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور مبینہ طور پر قادیانی ہے۔

۱۔ جب سے یہ چیئرمین بنا ہے اس نے چار قادیانیوں کو بطور ٹیچر بھرتی کیا ہے۔

۲۔ لیکچر کے دوران طلباء کے سامنے اساتذہ کے خلاف بے بنیاد پروپیگنڈا کرتا ہے۔

۳۔ نیز لیکچر کے دوران قادیانی عقائد کی تبلیغ کرتا رہتا ہے جس سے طلباء میں اشتعال پیدا ہوتا ہے۔ جو امن و امان کا باعث بن سکتا ہے۔

۴۔ مبینہ قادیانی چیئرمین کی طرف سے بعض اوقات انفرادی طور پر اور بعض اوقات اجتماعی طور پر قادیانیت کا لٹریچر تقسیم کیا جاتا ہے۔ جو کہ آئین پاکستان کی دفعہ ۲۹۸ سی کی صراحتاً خلاف ورزی ہے۔ اور اس سے طلباء میں شدید غم و غصہ پایا جاتا ہے۔

۵۔ ان حرکتوں کی وجہ سے قادیانی مذکور چیئرمین شعبہ کو ایک مرتبہ پہلے بھی برطرف کیا جا چکا ہے۔ با ایں ہمہ اب اسے دوبارہ چیئرمین بنا دیا گیا ہے۔

۶۔ یہ قادیانی چیئرمین تعلیمی انحطاط کا باعث بھی ہے۔ پانچ سال کی ڈگری آٹھ سال میں مکمل ہوتی نظر نہیں آتی۔

۷۔ چیئرمین مذکور بعض اوقات ربوہ سے قادیانی لیڈروں کو یونیورسٹی انتظامیہ کی ملی بھگت سے قادیانی کتب پر مشتمل ''کتاب میلہ'' یونیورسٹی میں منعقد کروا چکا ہے کتاب میلہ ڈیپارٹمنٹ سے باہر لائبریری چوک میں ہوا۔ اور قادیانی مذکور کی سرپرستی اور رسائی مدد سے منعقد ہوتا ہے۔

مذکورہ بالا حقائق آپ کے نوٹس میں اس لئے لائے جا رہے ہیں تاکہ بحیثیت چانسلر و سنڈیکیٹ ممبر آپ کا فرض بنتا ہے کہ آپ یونیورسٹی کے تعلیمی و انتظامی ماحول کو برقرار رکھتے ہوئے کسی اور سینئر استاذ کو بطور چیئرمین متعین کیا جائے۔ اور محمود حسین قادیانی مذکور کو آئندہ چیئرمین شپ کے لئے ایلیشن نہ دی جائے۔

والسلام۔ محمد اسماعیل عفا اللہ عنہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت۔ جامع مسجد عائشہ حسین روڈ مسلم ٹاؤن۔ لاہور

آہ! ڈاکٹر مناظر حسین نظرؒ

محمد اسماعیل۔ شجاع آبادی۔

ڈاکٹر مناظر حسین نظرؒ سے بہاولپور کے زمانہ میں رسمی ملاقاتیں ہوئیں۔ موصوف بہاولپور میں محکمہ اوقاف کے ناظم تھے۔ اور ٹرسٹ کالونی میں رہائش پذیر۔

مرحوم مسلک کے لحاظ سے پکے اور کھرے اہل السنت والجماعت حنفی دیوبندی تھے۔ سلوک و تصوف میں امام الاولیاء شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ، امام الہدیٰ حضرت مولانا عبیداللہ انورؒ سے نسبت تھی۔

قادری راشدی ہونے کے ناطے ان سے گپ شپ رہتی۔ بندہ بہاولپور سے لاہور تبدیل ہو کر آیا۔ تو خانقاہ عالیہ قادریہ راشدیہ شیرانوالہ دروازہ لاہور میں بیسیوں ملاقاتیں ہوئیں۔ عقیدہ ختم نبوت سے والہانہ عقیدت تھی۔

آخری عمر میں ہفت روزہ خدام الدین لاہور کی مجلس ادارت سے منسلک ہو گئے اور ان کے قلم سے بیسیوں جاندار اداریے سپرد قرطاس ہوئے ''حالات حاضرہ اور دینی قیادت'' ''قادیانیت۔ شیعیت کی ملک و ملت دشمنی'' سے خلاف بھرپور تحریریں ان کا قیمتی سرمایہ ہیں۔ میری ان سے آخری ملاقات جامع مسجد آر۔ اے۔ بازار۔ لاہور میں ۱۰ محرم ۱۴۱۳ھ کو فلسفہ شہادت کے جلسہ میں ہوئی۔ آخری مقرر موصوف تھے۔ چونکہ وقت کافی ہو چکا تھا اس لئے انہوں نے دعا پر اکتفا کرنا مناسب سمجھا۔ اور دعا کے لئے ختم نبوت کی نسبت سے میرا اعلان کر دیا۔ حالانکہ عمر کے لحاظ سے مقررین میں سینئر موصوف ہی تھے میں نے انکار کیا۔ تو موصوف نے حکماً فرمایا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی نسبت سے چند تعریفی کلمات بھی فرمائے۔ بہر حال موصوف سے آخری ملاقات تھی۔ ہمیں کیا معلوم تھا کہ موصوف چند دن کے مہمان ہیں اور ہم سے بچھڑ جائیں گے ان کی اچانک وفات کی خبر پڑھ کر قلبی صدمہ ہوا۔

مجموعی طور پر موصوف بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ انتہائی با اخلاق ملنسار عقیدہ ختم نبوت سے والہانہ عقیدت رکھنے والے۔ خداوند قدوس ان کی لغزشوں سے درگذر فرمائیں اور ان کی نیکیوں کو قبول فرما کر کفارۂ سیئات بنائیں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنماؤں شیخ المشائخ حضرت مولانا خان محمد مدظلہ۔ حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ۔ حضرت مولانا عبدالرحیم اشعر۔ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری۔ حضرت مولانا اللہ وسایا۔ حضرت صاحبزادہ طارق محمود۔ حضرت مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی۔ اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے امیر الحاج بلند اختر نظامی۔ ناظم اعلیٰ مولانا عبداللہ ابن مسعود نے ایک بیان میں موصوف کی وفات حسرت آیات پر قلبی رنج و غم کا اظہار کیا۔ اور ان کے پسماندگان کیلئے صبر جمیل کی دعا کی۔

مذکورہ بالا راہنماؤں نے دعا کی کہ خداوند قدوس مرحوم کی کروٹ کروٹ مغفرت فرما کر انہیں اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائیں۔

محکمہ اوقاف سرگودھا اور قادیانی

آئین پاکستان اور اسلام کی رو سے مرزائی قادیانی غیر مسلم اقلیت ہیں ان کے کسی فرد کو اپنے مذہب کی تبلیغ و اشاعت کی اجازت نہیں ہے لیکن کس قدر افسوس اور ظلم ہے کہ پاکستان کے اہم ترین دینی مذہبی ادارہ محکمہ اوقاف سرگودھا ڈویژن کے ناظم اوقاف کے دفتر میں ایک بنیادی اسامی پر قادیانی مرزائی کو تعینات کیا ہوا ہے جو اپنے آپ کو احمدی کہلواتا ہے اور کھلم کھلا اپنے مذہب کی تبلیغ کرتا ہے۔

حکومت پاکستان اور تمام مسلمان افسروں کو گالیاں دیتا ہے مسلمان ملازمین کو تنگ کرتا ہے اور ظلم بالائے ظلم

باقی صفحہ ۱۵ پر

پیلو کی بازیافت
مسواک سے
ہمدرد پیلو ٹوتھ پیسٹ تک
پیلو کے موثر اور مجرب اجزا پر مشتمل ایک مکمل طبی ٹوتھ پیسٹ پیش کرکے ہمدرد نے حفظ دندان کی دنیا میں بھی اولیت حاصل کرلی ہے۔
پیلو صدیوں سے دانتوں کی صفائی اور مسوڑھوں کی مضبوطی کے لیے استعمال کیا جارہا ہے۔ ہمدرد کی تحقیق جدید نے پیلو کے ان افادی اجزا اور دوسری مجرب جڑی بوٹیوں سے ایک جامع فارمولے کے مطابق ہمدرد پیلو ٹوتھ پیسٹ تیار کیا جو پوری طرح دانتوں اور مسوڑھوں کی حفاظت کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔
ہمدرد
پیلو ٹوتھ پیسٹ
ہم خدمت خلق کرتے ہیں
Hamdard
پیلو کے اوصاف مسوڑھے مضبوط، دانت صاف
ادارہ اخلاق
پاکستان سے محبت کرو - پاکستان کی تعمیر کرو
Adarts-HTP-3/85

صحابہ کرامؓ کے ایمان افروز واقعات

صحابہؓ کا ایمانداری اور کم نفع پر تجارت کرنا

کچھ صحابہؓ کی جماعت ملک چین میں تجارت کیلئے میں گئی وہاں پر انہوں نے ایسے طریقے پر تجارت کی کہ منافع کم اور گاہک کو چیز کا عیب بتلا دینا گاہک کو دھوکہ نہ دینا۔ پورے طریقے پر تولنا وعدے کی پابندی۔ صحابہؓ کی تجارت کو اس قدر فروغ حاصل ہوا کہ وہاں کے تاجروں کی تجارت ماند پڑگئی انہوں نے بادشاہ سے شکایت کی کہ ان عرب تاجروں کو نکال دیا جائے بادشاہ نے نکل جانے کا حکم صادر کر دیا رعایا بادشاہ کی مخالف ہوگئی اور بادشاہ کو کہا کہ تم ان لوگوں کو نہیں نکال سکتے یہ لوگ نہایت ایمانداری کے ساتھ تجارت کرتے ہیں کسی کو دھوکہ نہیں دیتے۔ ملاوٹ جھوٹ سے پرہیز کرتے ہیں۔ تیرے ملک کے تاجروں کو صرف ان سے اس لئے حسد پیدا ہوگیا۔ اس کے سوا مخالفت کی کوئی وجہ نہیں ہے بادشاہ نے اپنا حکم واپس لے لیا۔ صحابہ کرامؓ کی تجارت کے پیشہ سے لوگ اس قدر متاثر ہوئے بہت سے خاندانوں نے اسلام قبول کیا۔ آج بھی صحابہؓ کی قبریں چین میں ملتی ہیں۔

شراب کی ممانعت کے بعد گلیوں میں شراب کا بہنا

جب تک شراب کی حرمت نازل ہوئی کچھ صحابہؓ شراب پیتے تھے حکم حرمت کے نازل ہونے کے بعد گلیوں میں شراب اس طرح بہہ رہی تھی جس طرح کوئی بارش بہہ رہی ہے ایک صحابی غیر ملکی شراب کے مٹکے لے کر آیا ہے۔ اور مدینہ منورہ کے شہر میں داخل نہیں ہوا اور باہر ابھی شراب کی تعریف میں اشعار پڑھ رہا ہے۔ کسی نے اطلاع کر دی کہ آج سے شراب حرام ہے اس کی خرید و فروخت اور پینا حرام ہوگیا ہے فوراً حکم سنتے ہی مٹکوں کو توڑنا شروع کر دیا۔ حالانکہ یہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اگر عرض نہیں کیا کہ میرا اتنا نقصان ہوا ہے یا یہ مٹکے کسی کافروں کے ہاتھ فروخت کر دوں۔ حکم سنتے ہی عمل شروع کر دیا۔ (حیاۃ صحابہؓ)

ایک صحابی کا پھینکی ہوئی سونے کی انگوٹھی کو دوبارہ نہ اٹھانا

ایک بار ایک شخص سونے کی انگوٹھی پہنے ہوئے بارگاہ نبوت میں حاضر ہوا۔ جب آپؐ نے دیکھا تو آپؐ غضبناک ہوگئے اور اس کی انگلی سے انگوٹھی نکال کر پھینک دی اور فرمایا کہ تو اپنی انگلی میں جہنم کی چنگاری پہنے ہوئے ہے۔ تھوڑی دیر کے بعد ایک صحابیؓ نے اس شخص سے کہا کہ انگوٹھی اٹھا لو۔ اور اسے کسی اور کام میں لاؤ۔ تو اس شخص نے کہا جس چیز کو ایک بار میرے آقا و مولا نے پھینک دیا اسے میں دوبارہ نہیں اٹھا سکتا۔

(ف) اس صحابیؓ کو مرد کے لئے سونے پہننے کی ممانعت کا علم نہیں تھا۔

اس واقعہ کو سامنے رکھ کر سوچئے کہ ہمارے نوجوانوں کا اس سلسلے میں کیا طرز عمل ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جان دینے کے لئے تو تیار ہیں لیکن وہ آپؐ کا حکم ماننے کے لئے تیار نہیں۔ شادیوں میں یہ اصرار کرتے ہیں کہ ان کے لئے سونے کی انگوٹھی ضرور خریدی جائے ورنہ ان کی شادی مکمل نہیں ہوتی۔

صحابیؓ کا سنت کی اتباع میں دوکان کو کھول کر بند کر دینے کا واقعہ

ایک صحابیؓ نے دوکان کھولی اور جب دوکان خوب چلنے شروع ہوئی۔ اور گاہکوں کی آمد و رفت ہونے لگی اور ایک گاہک چیز خرید کر دوسرے دن واپس آیا انہوں نے دل کی خوشی سے چیز کو واپس لے لیا رقم واپس کر دی اور دوکان کو تالا لگا دیا۔ لوگوں کے دریافت کرنے پر فرمایا کہ میں نے ایک سنت پر عمل کرنے کی خاطر دوکان کی تھی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص فروخت کی ہوئی چیز کو پھر گاہک سے واپس لے لے اس کے لئے جنت میں مکان ہوگا۔ (ایضاً)

حضرت عبداللہ بن عمروؓ بن العاص کا چادر جلا دینے کا واقعہ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ سفر میں ہم لوگ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے میں حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا میرے اوپر ایک چادر تھی جو کسم کے رنگ میں ہلکی سی رنگی ہوئی تھی۔ حضورؐ نے دیکھ کر فرمایا یہ کیا اوڑھ رکھا ہے؟ مجھے اس سوال سے حضورؐ کی ناراضگی کے آثار معلوم ہوئے گھر والوں کے پاس واپس ہوا تو انہوں نے چولہا جلا رکھا تھا میں نے وہ چادر اس میں ڈال دی۔ دوسرے روز جب حاضری ہوئی تو حضورؐ نے فرمایا وہ چادر کیا ہوئی؟ میں نے قصہ سنا دیا۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا۔ عورتوں میں سے کسی کو کیوں نہ پہنا دی عورتوں کے پہننے میں مضائقہ نہ تھا۔

(حکایت صحابہؓ بحوالہ ابوداؤد)

اگرچہ چادر کے جلا دینے کی ضرورت نہ تھی مگر جس کے دل میں کسی کی ناراضگی اور ناگواری کی چوٹ لگی

ہوئی ہو وہ اتنی سوچ کا متحمل ہی نہیں ہوتا کہ اس کی کوئی اور صورت بھی ہو سکتی ہے۔ ہاں مجھ جیسا نالائق ہوتا تو نہ معلوم کتنے احتمالات پیدا کر لیتا کہ یہ ناگواری کس درجہ کی ہے اور دریافت تو کر لوں اور کوئی صورت اجازت کی بھی ہو سکتی ہے یا نہیں؟ اور حضورؐ نے پوچھا ہی تو ہے منع تو نہیں کیا وغیرہ وغیرہ۔

صحابیؓ کا سرخ چادروں کا اتارنا

حضرت رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمرکاب تھے اور ہمارے اونٹوں پر چادریں پڑی ہوئی تھیں جن میں سرخ ڈورے تھے۔ حضورؐ نے ارشاد فرمایا میں دیکھتا ہوں کہ یہ سرخی تم پر غالب ہوتی جاتی ہے۔ حضورؐ کا یہ ارشاد فرمانا تھا کہ ہم لوگ ایسے گھبرا کے اٹھے کہ ہمارے بھاگنے سے اونٹ بھی ادھر ادھر بھاگنے لگے اور ہم نے فوراً سب چادریں اونٹوں سے اتار لیں۔

ایک انصاری صحابیؓ کا اپنے مکان کو ڈھانے کا واقعہ

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ایک مرتبہ دولت کدہ سے باہر تشریف لے جا رہے تھے راستہ میں ایک قبہ (گنبد دار حجرہ) دیکھا جو اونچا بنا ہوا تھا۔ ساتھیوں سے دریافت کیا یہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ فلاں انصاری نے قبہ بنایا ہے۔ حضورؐ سن کر خاموش ہو رہے کسی دوسرے وقت وہ انصاری حاضر خدمت ہوئے اور سلام کیا حضورؐ نے اعراض فرمایا سلام کا جواب نہ دیا انہوں نے اس خیال سے کہ شاید خیال نہ ہوا ہو دوبارہ سلام کیا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھر بھی اعراض فرمایا اور جواب نہ دیا وہ اس کے کیسے متحمل ہو سکتے تھے۔ صحابہؓ سے جو وہاں موجود تھے دریافت کیا پوچھا تحقیق کی کہ میں آج حضورؐ کی نظروں میں پھرا ہوا پاتا ہوں خیر تو ہے؟ انہوں نے کہا حضورؐ باہر تشریف لے گئے تھے۔ راستہ میں تمہارا قبہ دیکھا اور دریافت فرمایا تھا کہ یہ کس کا ہے؟ یہ سن کر وہ انصاری فوراً گئے اور اس کو توڑ کر ایسا زمین کے برابر کر دیا کہ نام و نشان ہی نہ رہا اور پھر آکر عرض بھی نہیں کیا اتفاقاً حضورؐ ہی کا اس جگہ کسی دوسرے موقع پر گذر ہوا تو دیکھا کہ وہ قبہ وہاں نہیں ہے۔ دریافت فرمایا! صحابہؓ نے عرض کیا کہ انصاری نے آنحضرت کے اعراض کا کئی روز ہوئے ذکر کیا تھا ہم نے کہہ دیا تھا کہ تمہارا قبہ دیکھا ہے۔ انہوں نے جا کر اس کو بالکل توڑ دیا۔ حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ ہر تعمیر آدمی پر وبال ہے مگر وہ تعمیر جو سخت مجبوری اور ضرورت کی ہو۔

اف! یہ کمالِ عشق کی بات ہے ان حضرات کو اس کا تحمل ہی نہیں تھا کہ چہرہ انور کو رنجیدہ دیکھیں یا کوئی شخص اپنے سے حضورؐ کی گرانی کو محسوس کرے۔ ان صحابیؓ نے قبہ کو گرایا اور پھر یہ بھی نہیں کہ گرانے کے بعد جتانے کے طور پر آکر کہتے کہ آپ کی خوشی کے واسطے گرا دیا۔ (حکایات صحابہؓ)

صحابہ کے مسجد کی طرف چلتے وقت چھوٹے چھوٹے قدم رکھنے کے واقعات

واقعہ ۱:۔ حضرت زید بن ثابت فرماتے ہیں کہ میں حضورؐ کی معیت میں چلا جا رہا تھا اور ہم نماز کا ارادہ کر رہے تھے آپؐ چھوٹے چھوٹے قدم رکھتے تھے اس کے بعد آپؐ نے فرمایا کیا جانتے ہو کہ میں کس لئے قریب قریب قدم رکھ رہا ہوں؟ میں نے کہا اللہ اور اس کا رسولؐ زیادہ جانتا ہے آپؐ نے فرمایا بندہ ہمیشہ نماز ہی میں رہتا ہے جب تک کہ وہ طلب نماز میں رہے۔ اور ایک دوسری روایت میں اس طرح ہے کہ میں نے ایسا اس لئے کیا تاکہ میرے قدم طلب نماز میں زیادہ ہوں۔

واقعہ ۲:۔ حضرت ثابت فرماتے ہیں کہ میں حضرت انس بن مالکؓ کے ساتھ زاویہ میں چل رہا تھا اچانک انہوں نے اذان سنی تو قدم قریب قریب رکھے یہاں تک کہ مسجد میں داخل ہوئے پھر کہا اے ثابتؓ! کیا تم جانتے ہو کس وجہ سے میں تمہارے ساتھ اس طرح چلا! میں نے کہا اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول زیادہ جانتا ہے حضرت انسؓ نے فرمایا یہ اس لئے تاکہ قدموں کی تعداد طلب نماز میں کثیر ہو۔

واقعہ ۳:۔ ایک روایت میں ہے کہ حضرت ابن مسعودؓ مسجد کی طرف نکلے تو قدم تیزی سے بڑھائے ان سے کہا گیا کہ آپ ایسا کر رہے ہیں حالانکہ آپ ہی اس بات سے منع کرتے ہیں؟ تو فرمایا کہ میں نے ارادہ کیا کہ نماز کا پہلا کنارا یعنی تکبیر اولیٰ حاصل کر لوں۔ سلمہؓ بن کہیل کی روایت میں ہے کہ حضرت ابن مسعودؓ نماز کے لئے جلدی چلے تو ان سے جلدی چلنے کا سبب دریافت کیا گیا انہوں نے فرمایا کہ ہر وہ چیز جس کی طرف تم کوشش کرتے ہو کیا نماز اس سے زیادہ مستحق نہیں ہے؟

حضرت جابرؓ کے واقعات

واقعہ ۱:۔ اتباع نبوی میں سادہ اور بے تکلف زندگی

حضرت جابرؓ پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سادہ زندگی کا خاصہ اثر تھا۔ وہ تکلف کو پسند نہیں کرتے تھے۔ صحابہؓ کا ایک گروہ گھر پر ملنے آیا تو گھر سے روٹی اور سرکہ پیش کیا، اور کہا بسم اللہ۔ کھائیے سرکہ کی بڑی فضیلت آئی ہے۔ پھر فرمایا جب کسی کے پاس کوئی ملنے آئے تو جو کچھ گھر میں موجود ہو پیش کر دینا چاہئے۔ اس میں کوتاہی نہیں کرنی چاہئے۔ مہمان کو بھی چاہئے کہ جو کچھ حاضر کیا جائے بخوشی کھا لیں۔ تکلف میں میزبان مہمان دونوں کی ہلاکت ہے۔ (مسند)

حضرت جابرؓ کو سرکہ اس لئے محبوب تھا کہ ایک دن وہ اپنے گھر کی دیوار کے سایہ میں بیٹھے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس طرف سے گذرے۔ یہ دوڑ کر ساتھ ہو لئے اور ادباً پیچھے پیچھے چلنے لگے۔ فرمایا پاس آجاؤ۔ اور اپنے ساتھ گھر لیتے آئے۔ پھر پردہ کرا کر اندر بلایا۔ تھوڑے سرکہ اور تین روٹیاں ایک صاف کپڑے میں تھیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈیڑھ روٹی ان کو دی۔ اور فرمایا کہ سرکہ بہت عمدہ سالن ہے۔ حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ اس دن سے مجھے سرکہ محبوب ہے۔ (مسند)

واقعہ ۲: حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک مرتبہ (بغیر کاندھے پر کپڑا ڈالے) صرف (تہمد باندھے) حالانکہ اور کپڑے تھے، شاگردوں نے اعتراض کیا تو فرمایا یہ اس لئے کیا کہ تم جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس رخصت کو دیکھیں اور اس پر اعتراض کریں (مسند)

ایک صحابیؓ کا زکوٰۃ میں اونٹ دینے کا واقعہ

حضرت ابی بن کعبؓ فرماتے ہیں کہ مجھے ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ کا مال وصول کرنے کیلئے بھیجا۔ میں ایک صاحب کے پاس گیا اور ان کے مال کی تفصیل معلوم کی تو ان پر ایک اونٹ کا بچہ ایک سالہ واجب تھا۔ میں نے ان سے اس کا مطالبہ کیا۔ وہ فرمانے لگے کہ ایک سال کا بچہ نہ دودھ کے کام کا نہ سواری کے کام کا۔ انہوں نے ایک نفیس عمدہ جوان اونٹنی سامنے کی کہ یہ لے جاؤ۔ میں نے کہا کہ میں تو اس کو نہیں لے سکتا کہ مجھے عمدہ مال لینے کا حکم نہیں۔ البتہ اگر تم یہی دینا چاہتے ہو تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں ہیں اور آج پڑاؤ فلاں جگہ تمہارے قریب ہی ہے حضورؐ کی خدمت میں جاکر پیش کردو۔ اگر منظور فرمالیا گیا تو مجھے انکار نہیں ورنہ میں معذور ہوں۔ وہ اس اونٹنی کو لے کر میرے ساتھ ہولئے اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے پاس آپ کے قاصد زکوٰۃ کا مال لینے آئے تھے اور خدا کی قسم مجھے آج تک یہ سعادت نصیب نہیں ہوئی کہ رسول اللہؐ یا ان کے قاصد نے میرے مال میں کبھی تصرف فرمایا ہو۔ اس لئے میں نے اپنا سارا مال سامنے کر دیا۔ انہوں نے فرمایا کہ اس میں ایک سالہ اونٹ کا بچہ زکوٰۃ کا واجب ہے۔ حضورؐ ایک سال کے بچہ سے نہ تو دودھ کا ہی نفع ہے نہ سواری کا۔ اس لئے میں نے ایک عمدہ جوان اونٹنی پیش کی تھی جس کو انہوں نے قبول نہیں فرمایا۔ اس لئے میں خود لے کر حاضر ہوا ہوں۔ حضورؐ نے فرمایا کہ تمہارا واجب تو وہی ہے اللہ تمہیں اس کا اجر مرحمت فرمائیں۔ انہوں نے عرض کیا کہ یہ حاضر ہے حضورؐ نے قبول فرمالیا اور برکت کی دعا فرمائی۔ یہ زکوٰۃ کے مال

باقی صفحہ ۲۹ پر

بقیہ : محکمہ اوقاف اور قادیانی

یہ کہ محکمہ اوقاف کی تمام مساجد کے علماء بھی اس سے ناواقف ہیں جو سراسر اسلام اور مسلمانان عالم کی کھلی توہین ہے۔ لہٰذا آپ سے استدعا ہے کہ آپ اپنے جریدہ کی وساطت سے حکومت پاکستان اور مسلمانوں کو اس قادیانی مرتد کی کارستانیوں سے آگاہ فرمادیں اور حکومت سے مطالبہ کریں کہ اس قادیانی مرتد سے اس محکمہ کو پاک کرے۔

ورنہ حالات کی ذمہ داری حکومت پر ہوگی۔

منجانب : اہالیان و کارکنان عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جھنگ۔

بقیہ : مسئلہ حیات مسیح

نہیں کہ مرزا صاحب اس مقام سے ترقی کرکے منصب موسوی پر فائز ہوچکے ہیں۔ عیسوی محبت و پیار کا جمالی انداز چھوڑ کر جنگ و جدال کے موسوی جلال کا لبادہ اوڑھ چکے ہیں۔ ان کی آخری مشہور کتاب حقیقت کے تتمہ صفحہ ۸۴،۸۳ پر یہ حقیقت ملاحظہ فرمائیں لکھتے ہیں کہ خدا نے مجھے الہام فرمایا کہ ایک موسیٰ ہے کہ میں اس کو ظاہر کروں گا اور لوگوں کے سامنے اس کو عزت دوں گا پر جس نے میرا گناہ کیا۔ میں اس کو گھسیٹوں گا اور اس کو دوزخ دکھلاؤں گا۔ یعنی عیسیٰ ابن مریم کے ظہور سے تو لوگ کچھ بھی متنبہ نہ ہوئے۔ اب میں اپنے بندے کو موسیٰ کی صفات میں ظاہر کروں گا۔ اور فرعون و ہامان کو وہ دن دکھلاؤں گا جس سے وہ ڈرتے تھے سوائے عزیز دراز میں مدت تک مسیح بن مریم کے رنگ میں دکھ اٹھاتا رہا۔ اور جو کچھ قوم نے کرنا چاہا میرے ساتھ کیا۔ اب خدا میرا نام موسیٰ رکھتا ہے جس سے سمجھا جاتا ہے کہ مقابل کے لوگوں کا نام اس نے فرعون رکھا ہے۔

ناظرین کرام! ملاحظہ فرمائیں کہ مندرجہ بالا اقتباس میں مرزا صاحب نے وضاحت کر دی ہے کہ حسب عادت میرا نام پہلے عیسیٰ رکھا گیا۔ جو کہ نرمی اور محبت کا مظہر تھا مگر لوگ اس سے ذرا بھی متنبہ نہ ہوئے۔ پھر خدا نے مجھے اس عہدہ سے ترقی دے کر مقام موسوی پر فائز فرمادیا تاکہ لوگوں کو موسوی جلال کے ذریعہ سختی سے متنبہ کیا جائے اب واضح ہے کہ قادیانیوں کا مرزا صاحب کو مسیح موعود وغیرہ لقب دینا اور حیات و وفات کی بحث کرنا فضول ہے کیونکہ مرزا صاحب یہ منصب اور عہدہ چھوڑ کر موسوی منصب پر فائز ہوچکے ہیں لہٰذا اب مرزائیوں کو مرزا صاحب کو موسیٰ موعود کہنا چاہیئے اور حیات و وفات کی بحث ترک کر دینی چاہیئے

بقیہ : رحمۃ للعالمین ﷺ

کوڑا کرکٹ پھینکتا ہے تو غیر حاضری پر بیمار پرسی کیلئے حاضر ہے اگر کوئی مکر چھوڑ کر جاتا ہے اور صرف اسی کی ذات کی وجہ سے تو اس کا وزن خود اٹھا کر ہمراہ ہو جاتے ہے اگر غیر مسلم مسجد میں پیشاب کر دیتا ہے تو صحابہ کرامؓ کو مارنے کی اجازت نہیں۔ اسے معاف فرما دیا جاتا ہے اور پلید جگہ پر سے پانی بہانے کا حکم دیا جاتا ہے ....۔ غرض غیر مسلم بھی اس دامن رحمت سے فائدہ اٹھاتے رہے کیونکہ یہ رحمت جہانوں کے لئے آئی تھی۔

جانوروں / پرندوں پہ رحمت!

انسانی زندگی سے ہٹ کر حیواناتی زندگی پر بھی رحمت دو عالم اپنے پر پھیلائے سایہ فگن ہے اونٹ کی شکایت پر مالک کو حکم دیا کہ اسے پیٹ بھر کھانے کے لئے دو اور اس کی استعداد سے زیادہ کام مت لو..

.... ایک صحابیؓ کو چڑیوں کے بچے اٹھانے پر حضورؐ نے واپس رکھنے کا حکم دیا۔ جیسے خود اپنے آرام و سکون کا انتظام کیا جاتا ہے اسی طرح جانوروں کے لئے بھی آرام و طعام کا تسلی بخش انتظام کرنے کا حکم دیتے ہیں۔

غرض رحمت رسولؐ کی گھٹا ہر جگہ برستی نظر آتی ہے اور ہر جگہ یکساں برستی ہے جیسے بادل نشیب و فراز کا خیال رکھے بغیر ہر جگہ برستا ہے جس طرح سورج اپنی روشنی ہر جگہ مساوی پھیلاتا ہے ویسے ہی ذات رسول اقدسؐ سے رحمت کی کرنیں پھوٹ کر دنیا پر اپنی ٹھنڈی اور پرسکون روشنی پھیلاتی نظر آتی ہیں اسی رحمت کے سبب دوست تو دوست دشمن بھی تعریف کی

اللہ پاک کا ارشاد ہے

وَمَا أَرْسَلْنٰكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ

وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا۔ آج سے چودہ صد سال پہلے عرب کے صحراؤں میں گلہ بانی کرتا ہوا پرورش پاتا ہے .... پہاڑوں میں سیاحت کا سفر طے کرتا ہے۔ پھر حرا سے اتر کر سوتے قوم آیا اک نسخہ کیمیا ساتھ لایا .... تبلیغ کا کٹھن مرحلہ شروع

سوا ایک سے تیس، تیس سے سو اور پھر ہزاروں کا لشکر جیسے شمع کے گرد پروانے، وہ مکہ جہاں سے نکالا گیا وہاں فاتح بن کر آیا مگر انتقام نہیں، لیکن بس نعرہ....... ولا تثریب علیکم الیوم،
کسی سے کوئی بدلہ نہیں عام معافی۔ عم محترم حضرت حمزہؓ جو کہ بھتیجے کو خوش کرنے کیلئے پہلے ابوجہل کو مارتے ہیں مگر بعدہ خود اسلام قبول کرتے ہیں اور اولین کی صف میں شامل ہوتے ہیں...... فتح مکہ کے دن اسی چچا کے قاتل کو معاف کر دیتا ہے۔

ہر کسی کو معافی کا تحفہ مل رہا ہے یہ رحمت عالم کا عجیب انداز ہے خون کے پیاسے لوگوں کو رحمت کے جام پلائے جا رہے ہیں اسلام کا رنگ غالب آ رہا ہے اور ایک دوسرے کی جان کے دشمن باہم شیر و شکر ہو رہے ہیں اسلام کا رنگ کا غلبہ آ رہا ہے۔ رحمت کے بادل برس رہے ہیں نیکی کی فضا مہک رہی ہے لوگوں کے دلوں کی حنا چمک رہی ہے....... یہاں کی صدا ایک رہی ہے ایک آواز آتی ہے وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا.. (بےفکے)

بقیہ: جنرل اناطولی اندریوچ

اللہ تعالیٰ جس کو ہم نہیں دیکھتے ہم کو دیکھ رہا ہے۔ اس کی نظر ہمارے اعمال پر ہے اور وہ ہمارے اعمال کا وزن کریگا تاکہ اس وزن کے مطابق ہمیں اجر دے!

میں نے پوچھا: "آپ کی بیوی اور بچیوں نے کس طرح اسلام قبول کیا؟"

علی نے بتایا۔ ابتدا میں ان کے چہروں پر خوف و دہشت کے تاثرات پھیل گئے۔ وہ اس بات کا مفہوم نہیں سمجھ سکے کہ میں مسلمان ہو گیا ہوں۔ وہ اس بات پر تعجب کرتے تھے کہ میں روزانہ پانچ وقت مسجد میں جاتا ہوں جہاں جا کر لوگوں کو نماز باجماعت کے لیے پکارتا ہوں۔"

"میری بیوی نے سوال کیا کس طرح آپ ان مراعات پر جو آپ کو حاصل تھیں موجودہ تنخواہ کو ترجیح دی؟"

میں نے اسے سمجھایا "تم اس وقت کو نہیں جانتیں جب میں نے ایمان کی روشنی میں باطل کی زندگی ترک کر کے حق کی زندگی کو اختیار کیا ہے۔ یہی ہیں وہ لوگ جنہوں نے مجھے ابتدا میں یہ پہچان لیا کہ میں شکوک و شبہات کے مرحلے سے گزر رہا ہوں۔ انہوں نے مجھے تینوں ادیان کے مطالعے کے لیے کتابیں دیں میں نے اسلام، عیسائیت اور یہودیت کا مطالعہ کیا اور بالآخر اسلام کا انتخاب کر لیا اس معاملے میں سب سے پہلے تو میں افغان مجاہدین کا ممنون ہوں پھر شیخ محمد حسین کا شکر گزار ہوں۔"

"آپ نے اسلام کے خلاف اپنی دشمنی کو کیا عملی شکل دی؟"

سابق فوجی جنرل کی آنکھوں میں آنسو ایک بار پھر بہنے لگے۔ اور اس کے جسم کو ایک بار پھر کپکپی لگ گئی مگر اس نے سوال کیا "آپ میرا ماضی کیوں یاد دلاتے ہیں؟" ساتھ ہی انہوں نے اپنے استاد جناب محمد حسین کی طرف دیکھا یہ محمد حسین انہیں قبول اسلام کے بعد دین کی تعلیم دیتے ہیں۔ انہوں نے شیخ محمد کی طرف بھی دیکھا کہ شاید وہ اس بحث میں ان کی کچھ مدد کریں۔ جناب شیخ نے ان کی مجبوری کو تاڑ لیا اور انہوں نے کہا، "اس میں کوئی مضائقہ نہیں یہ تو وہ تجربہ ہے جو آپ کی زندگی کا ایک ہی تجربہ ہے پھر اس تجربے نے دین اسلام کی طرف آپ کی رہنمائی کی ہے اس بارے میں گفتگو مفید رہے گی۔"

اس پر علی نے کہا میں اپنی افواج کو حکم دیتا تھا کہ وہ مسلمانوں کے معاملے میں قساوت قلبی سے کام لیں ان سے جتنا ہو سکے اتنا ہلاک کریں۔ ان کے قیدیوں کے ساتھ خوب سختی سے پیش آئیں ہم اپنے جدید ترین اسلحہ اور راکٹوں سے جو ہمارے پاس تھے ان کا قتل عام کیا۔ روسی اسلحہ ساز فیکٹریوں میں تیار کیے ہوئے بم برسائے اور ان کے پاس ہمارے مقابلے پر کچھ بھی نہیں تھا بس مجاہدین کے بدن پر مجاہدین کا لباس تھا جو ان کی نشاندہی کرتا تھا۔ اور چھوٹی بندوقیں تھیں جن سے ایک ہرن کا شکار کیا جانا بھی ممکن نہیں ہوتا۔ ہم اپنے فوجی ساتھیوں کے ساتھ بیٹھے ان مجاہدین کے بارے میں تبادلہ خیال کرتے اور کہتے یہ لوگ پاگل ہیں یہ جدید اسلحہ کا کس طرح مقابلہ کریں گے جبکہ ان کے پاس مقابلہ کرنے کا کوئی سامان نہیں ہے۔"

علی نے مزید کہا لیکن ہم نے دیکھا کہ یہ مجاہدین موت سے نہیں ڈرتے۔ ہم گولوں کی برسات کرتے وہ اس برسات کو اپنی آنکھوں سے دیکھتے اور اس کی کوئی پرواہ نہیں کرتے تھے آخر کار یہ ہوا کہ میری افواج بھاگ کھڑی ہوئیں۔ حالانکہ جانبین میں عسکری طاقت کا کوئی توازن ہی نہیں تھا مگر ہماری افواج موت کے ڈر سے پہاڑ کے دامن میں پناہ لینے لگیں اور مزے کی بات یہ کہ ان لوگوں کے سامنے بھاگ کھڑی ہوئیں! ان لوگوں کے سامنے جن کے پاس کوئی ہتھیار بھی نہیں تھا۔ وہ نہتے تھے۔"

"آپ نے اس کا کیا اثر لیا؟"

"میں بار بار سوچنے لگا کہ یہ لوگ جو ہم پر غالب آ رہے ہیں جب کہ ہم تعداد کے لحاظ سے بھی ان پر فوقیت رکھتے ہیں اور عسکری قوت کے لحاظ سے بھی برتر ہیں یقیناً کوئی بڑی طاقت ہے جو ان کی مدد کر رہی ہے۔ اور یہی وہ مرحلہ تھا جہاں پہنچ کر میں شک میں پڑا۔ یہ میرے شبہ کا پہلا مرحلہ تھا اور یہی مرحلہ تھا جہاں پہنچ کر میں اس موضوع پر بحث و تحقیق کرنے لگا۔"

میں نے اپنی بیوی سے کہا کہ میں اپنے گھر میں بھی اسلام کی روشنی دیکھنا چاہتا ہوں اور اللہ کا شکر ہے کہ اس میں کچھ زیادہ وقت نہیں لگا جلد ہی میری بیوی اور بچے بچیاں حلقہ بگوش اسلام ہوئے پھر "الماآتا" کی مسجد میں رسائی میری مسرت بالائے مسرت ہے۔

"کیا آپ کی بیوی اور بچیاں اسلام کے حکم حجاب کو روکتی ہیں"؟

"قازقستان کی عورتیں اسلام کے حکم حجاب کی پیروی کرتی ہیں۔ اندریں حالات میری بیوی اور بیٹی بھی اگر پردہ کی پابندی قبول نہ کریں تو پھر یہاں وہ "خود ہی" کو "بن جائیں گی ان دونوں نے غیر اسلامی لباس ترک کر دیا ہے

اس موقع پر شیخ محمد حسین نے مداخلت کی۔

"آپ لوگ یہ نہ بھولیں کہ ان لوگوں نے نیا نیا اسلام قبول کیا ہے اور ہم انہیں ایک تدریج کے ساتھ شریعت کے احکام کی تعلیم دے رہے ہیں تاکہ ان سے کسی کو کوئی صدمہ نہ پہنچے اور یہی وہ طریقہ کار ہے جو ہم اپنے دیگر مبلغین کو سکھاتے ہیں۔"

لیکن رضا مراد نے آخر میں شریک گفتگو ہوتے ہوئے اسلام میں پردے کی اہمیت اور حیثیت پر روشنی ڈالی انہوں نے اس گفتگو میں بتایا کہ پردہ کس طرح عورت کی حفاظت کا ذریعہ ہے "ہمیں اس معاملے میں غیروں کی نقل نہیں کرنا چاہیے بلکہ غیروں کو ہماری نقل کرنا چاہیے

(بشکریہ ہفت روزہ "المسلمون")

بقیہ: صحابہ کرام کے واقعات

کا منکر ہے آج بھی اسلام کے بہت سے نام لیوا زکوٰۃ کو ٹیکس تصور کرتے ہیں

صحابی کا مہمان کی خاطر چراغ بجھا دینے کا واقعہ

ایک صحابی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بھوک اور پریشانی کی حالت کی اطلاع دی۔ حضورؐ نے اپنے گھروں میں آدمی بھیجا کہیں کچھ نہ ملا تو حضورؐ نے صحابہؓ سے فرمایا کہ کوئی شخص ہے جو ان کی ایک رات کی مہمانی قبول کرے۔ ایک انصاری صحابیؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ میں مہمانی کروں گا۔ ان کو گھر لے گئے اور بیوی سے فرمایا کہ یہ حضورؐ کے مہمان ہیں جو اکرام کر سکے اس میں کسر نہ کرنا اور کوئی چیز چھپا کر نہ رکھنا۔ بیوی نے کہا خدا کی قسم بچوں کے قابل کچھ تھوڑا سا رکھا ہے اور کچھ بھی گھر میں نہیں۔ صحابیؓ نے فرمایا بچوں کو بہلا کر سلا دیں اور جب وہ سو جائیں تو کھانا لے کر مہمان کے ساتھ بیٹھ جاویں گے اور تو چراغ کے درست کرنے کے بہانے سے اٹھ کر اس کو بجھا دینا۔ چنانچہ بیوی نے ایسا ہی کیا اور دونوں میاں بیوی اور بچوں نے فاقہ سے رات گذاری۔ جس پر آیت:۔ یُؤْثِرُوْنَ عَلٰی اَنْفُسِہِمْ و نازل ہوئی۔ ترجمہ: اور ترجیح دیتے ہیں اپنی جانوں پر اگرچہ ان پر فاقہ ہی ہو۔ ف: اس قسم کے متعدد واقعات ہیں جو صحابہ کرامؓ کے یہاں پیش آئے۔ چنانچہ ایک دوسرا واقعہ اس قسم کا لکھا ہے۔

حضرت ابن عباسؓ کا نماز کی وجہ سے آنکھ نہ بنوانا

حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی آنکھ میں جب پانی اتر آیا تو آنکھ بنانے والے حاضر خدمت ہوئے اور عرض کیا کہ اجازت ہو تو ہم آنکھ بنا دیں لیکن پانچ دن تک آپ کو احتیاط کرنا پڑے گی کہ سجدہ بجائے زمین کے کسی اونچی لکڑی پر کرنا ہوگا۔ انہوں نے فرمایا یہ ہرگز نہیں ہو سکتا واللہ ایک رکعت بھی مجھے اس طرح پڑھنا منظور نہیں۔ حضورؐ کا ارشاد مجھے معلوم ہے کہ جو شخص ایک نماز بھی جان کر چھوڑے وہ حق تعالیٰ شانہ سے ایسی طرح ملے گا کہ حق سبحانہ وتقدس اس پر ناراض ہوں گے۔ ف: اگرچہ شرعاً نماز اس طرح مجبوری کی حالت میں پڑھنا جائز ہے اور یہ صورت نماز چھوڑنے کی وعید میں داخل نہیں ہوتی مگر حضرات صحابہؓ کو نماز کے ساتھ جو شغف تھا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پر عمل کرنے کی جس قدر اہمیت تھی اس کی وجہ سے حضرت ابن عباسؓ نے آنکھ بنوانے کو بھی پسند نہ کیا کہ ان حضرات کے نزدیک ایک نماز پر ساری دنیا قربان تھی۔ آج ہم بیہائی سے جو چاہے ان مرمٹنے والوں کی شان میں منہ سے نکال دیں جب کل ان کا سامنا ہوگا اور یہ فدائی میدان حشر کی سیر کے لطف اٹھا رہے ہوں گے جب حقیقت معلوم ہوگی کہ یہ کیا تھے اور ہم نے ان کے ساتھ کیا برتاؤ کیا۔

فرمانِ نبوی پر صحابہؓ کے عجیب واقعات

پہلا واقعہ

حضرت عبداللہ بن رواحہؓ ایک روز آئے اور حضورؐ خطبہ دے رہے تھے آپؐ سے سنا کہ آپ فرما رہے ہیں بیٹھ جاؤ یہ اپنی اسی جگہ مسجد سے باہر بیٹھ گئے یہاں تک کہ آپؐ اپنے خطبہ سے فارغ ہو گئے جب یہ بات حضورؐ کو پہنچی آپؐ نے ان سے کہا۔ اللہ پاک تم میں اللہ کی اور اس کے رسولؐ کی فرماں برداری کی طمع زیادہ کرے۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضورؐ جمعہ کے روز ممبر پر تشریف فرما تھے۔ آپؐ نے فرمایا بیٹھ جاؤ۔ حضرت عبداللہ بن رواحہؓ نے حضورؐ کا یہ فرمان سنا کہ اِجْلِسُوْا میں بنی غنم میں بیٹھ گئے۔ آپؐ سے کہا گیا یا رسول اللہ! وہ دیکھئے ابن رواحہؓ نے آپ کی آواز سنی کہ آپؐ لوگوں سے فرما رہے تھے بیٹھ جاؤ۔ وہ اپنی اسی جگہ بیٹھ گئے۔

دوسرا واقعہ

:۔ حضرت عطاءؒ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے آپؐ نے لوگوں سے فرمایا بیٹھ جاؤ آپؐ کے اس کہنے کو حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے جو دروازہ پر تھے سنا وہ فوراً بیٹھ گئے آپؐ نے کہا اے عبداللہ! اندر آؤ۔ حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن ممبر پر تشریف لائے۔ آپؐ نے فرمایا بیٹھ جاؤ۔ اس بات کو عبداللہ بن مسعودؓ نے سنا اور مسجد کے دروازے ہی پر بیٹھ گئے آپؐ نے فرمایا اے عبداللہ بن مسعودؓ! آگے آؤ۔

أأترك سنة حبيبي لهؤلاء الحمقاء

حضرت حذیفہؓ ایک دفعہ سفر میں تھے آپ کے دست مبارک کھانا کھاتے وقت لقمہ گر گیا۔ آپؓ نے اس کو اٹھا کر صاف کر کے منہ میں ڈالنے لگے عجمی لوگ یہ دیکھ رہے تھے۔ خادم نے چپکے سے یہ کہا کہ حضرت ایسا نہ کیجئے یہ عجمی لوگ گرے ہوئے لقمہ کو اٹھا کر کھانے کو بہت برا مانتے ہیں اور ایسے لوگوں کو بنظر حقارت دیکھتے ہیں۔ آپؓ نے جواب دیا۔ أأترك سنة حبيبي لهؤلاء الحمقاء کیا میں ان بیوقوفوں کی وجہ سے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کو چھوڑ دوں۔

صحابہ میں نوافل کا شوق، اور فرمانِ نبویؐ پر عمل

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک چٹائی تھی رات کو آپؐ اپنے حجرہ میں بچھا کر اس پر نماز پڑھتے اور دن کو اسے بچھاتے اور اس پر بیٹھتے۔ حضرات صحابہ کرامؓ آپؐ کے پاس آئے اور آپؐ کی نماز کی اقتداء کی۔ یہاں تک کہ ان حضرات کی تعداد کثیر ہو گئی۔ حضورؐ نے ان کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ اے لوگو! اعمال (نوافل) سے اسی مقدار کو اختیار کرو جس کی تم میں طاقت ہو۔ اس لئے کہ اللہ پاک ثواب دینے سے، سستی نہیں کرتا ہے یہاں تک کہ تم خود سستی برتو۔ بے شک اعمال میں سے زیادہ محبوب اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ عمل ہے جس پر مداومت برتی جائے اگرچہ کتنا ہی تھوڑا ہو۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والے جب کوئی عمل کرتے تو اس پر مداومت برتتے تھے۔

ایک نوجوان صحابیؓ کی غیرت کا واقعہ

ابو السائب ابو سعید خدریؓ سے ایک نوجوان (صحابی) کے قصہ میں جس کی شادی کچھ ہی دن گذرے تھے روایت کرتے ہیں کہ وہ نوجوان حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لے کر اپنے گھر گیا۔ تو اس کی بی بی دروازہ پر کواڑوں کے بیچ میں کھڑی ہوئی تھی۔ نوجوان نے اپنا نیزہ اس کی طرف سیدھا کیا تاکہ اس پر حملہ کرے اور جوش غیرت سے بے تاب ہو گیا۔

الحدیث اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

(ثبات الستور صلگ)

KHATME NUBUWWAT (AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160

بمقام
مسلم کالونی
صدیق آباد ربوہ

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام

گیارھویں سالانہ

اعظیم الشان

ختم نبوت کانفرنس

بتاریخ
۸،۹ اکتوبر سنہ ۱۹۹۲ء
مطابق
۱۰،۱۱ ربیع الثانی بروز
جمعرات جمعہ

زیر سرپرستی
شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ (امیر مرکزیہ)
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

الحمد للہ یہ گیارہویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس سابقہ روایات کو اپنے دامن میں لیے پورے تزک و احتشام کے ساتھ منعقد ہو رہی ہے۔

اس کانفرنس میں نہ صرف پاکستان کے بلکہ دنیا بھر کی اہم شخصیتیں، ممتاز علماء کرام و مذہبی سکالر نامور خطیب اور تمام مکاتب فکر کے نمائندے شرکت فرمائیں گے،

شمع ختم نبوت
کے پروانوں سے شرکت کی پرزور اپیل ہے،

شعبہ نشرواشاعت:- عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مرکزی دفتر
حضوری باغ روڈ ملتان پاکستان
فون نمبر ۴۰۹۷۸